وجد اور تواجد

کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کب سے؟

ایک تحقیق

قرآن، حدیث، فقہاء علماء اور صوفیاء
کے اقوال و واقعات کی روشنی میں

تألیف

محمد صدیق طاہری نقشبندی

ناشر

بخشی طاہری پبلشر کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجد اور تواجد

کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کب سے؟

قرآن، حدیث، فقہاء علماء اور صوفیاء کے اقوال و واقعات

کی روشنی میں ایک تحقیق

تألیف

محمد صدیق طاہری نقشبندی

المتعلم بالجامعة العليمية الاسلامية (اسلامک سینٹر)

《Student of Aleemiyah Institute of Islamic Studies》

0307.2985450

بخشی طاہری پبلشر کراچی

بفیضانِ نظر:۔	حضرت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد طاہر بخشی نقشبندی المعروف محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی
نام کتاب:۔	وجد اور تواجد کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کب سے؟
مؤلف:۔	محمد صدیق طاہری نقشبندی
پروف ریڈنگ:۔	محمد وسیم عباسی / عابد علی نقشبندی
کمپوزنگ، ڈیزائننگ۔	محمد صدیق طاہری
باہتمام:۔	حضرت علامہ خلیفہ سائیں محمد مشتاق بخشی طاہری
اشاعت اول:۔	مارچ 2012ء
تعداد:۔	1000
ہدیہ:۔	60روپے
ناشر:۔	بخشی طاہری پبلشر کراچی

﴿کتاب حاصل کرنے کیلئے﴾

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز سندھ۔ ۔المرکز روحانی مہاجر کیمپ 4.5 نمبر بلدیہ ٹاؤن کراچی

مکتبہ غوثیہ (نزد عسکری پارک یونیورسٹی روڈ کراچی) ۔مکتبہ ضیاء القرآن۔دارالاشاعت (اردو بازار کراچی)

محمد صدیق طاہری 0307.2985450 (کراچی) ۔محمد عمران طاہری 0321.8740476 (کراچی)

طاہر حسین غزالی طاہری 0321.4589918 (لاہور) ۔محمد ادریس طاہری 0334.9563196 (راولپنڈی)

محمد حفیظ طاہری 0333.2681942 (حیدرآباد، سندھ) ۔غلام قادر آزاد طاہری 0345.3617401 (ماتلی)

عبدالرؤف طاہری 0302.2182945 (حب چوکی) ۔محمد شفیع طاہری 0313.2993123 (اوتھل)

ماسٹر نور احمد طاہری 0301.2775253 (لسبیلہ بلوچستان) WWW.RTJPAK.ORG

WWW.BAKHSHITAHIRI.BLOGSPOT.COM

WWW.FACEBOOK.COM/BAKHSHI TAHIRI

☆☆☆ فہرست ☆☆☆

﴿انتساب﴾

بڑے بھائی مرحوم محمد عاشق طاہری

اور

محبوب حقیقی (اللہ ﷻ) رسول مکرم ﷺ اور مرشد کامل کی محبت میں وجد اور تواجد کرنے یعنی رقص کرنے والوں کے نام

جو کہ ہمہ وقت محبوب حقیقی کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے، ہیں اور رہیں گے

محمد صدیق طاہری

تجھے مجنوں بلالِ عاشقِ صادق سے کیا نسبت

تو دیوانہ ہے لیلیٰ کا وہ پروانہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

نمی دانم کہ آخر چوں دمِ دیدار می رقصم

مگر نازم باآں ذوقے کہ پیشِ یار می رقصم

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذتِ آشنائی!

(اقبال)

کچھ اس کتاب کے بارے میں

☆ بہت ساری دینی محافل جیسے عرس مبارک اور محفل نعت خوانی وغیرہ میں فقراء پر وجد (Trance) اور تواجد کی حالت دیکھنی نصیب ہوئی لیکن اُس وقت یہ حالت عاجز کو عجیب لگتی تھی خصوصاً جو لوگ تواجد یعنی جان بوجھ کر رقص کرتے تھے یہ تو بہت ہی عجیب (Astounding) لگتا تھا۔ وجد کے حق میں صوفیاء کے کافی ارشادات اور واقعات تو سن رکھے تھے لیکن پھر بھی اس بارے میں تحقیق (Research) کرنے کا شوق پیدا ہوا کہ شریعت اور طریقت میں اس کی کہاں تک گنجائش ہے۔ اسی دوران ایک دن علامہ نذیر احمد مگسی طاہری صاحب کا خطاب سننے کا اتفاق ہوا، جس میں انھوں نے وجد کو بے شمار دلائل سے ثابت کیا۔ خطاب سننے کے بعد تو جستجو (Eagerness) اور زیادہ بڑھ گئی۔ کیونکہ کافی عرصے سے بہت سارے بھائی وجد اور تواجد کے بارے میں سوالات اور اعتراضات (Objections) بھی کر رہے تھے اس کے علاوہ کچھ اور وجوہات بھی تھیں۔ تو عاجز کو خیال آیا کہ جب یہ وجد اور تواجد اتنے دلائل سے ثابت ہے تو کیوں نہ اس کو ایک مختصر سی کتابی شکل میں سامنے لایا جائے۔ اسی دوران اس موضوع پر چند کتابیں نظر سے گزریں پھر ان کتابوں میں جو دلائل دیئے گئے تھے اُن کو اصل کتابوں میں تلاش کرنے (Retrace) کا کام شروع کیا، جس میں کافی مشکلات بھی ہوئیں مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نہ صرف وہ دلائل ملے بلکہ مزید دلائل اور واقعات ملتے ہی چلے گئے کچھ کتابیں نہ مل سکیں مگر ان کے علاوہ مزید کچھ اور کتابیں مل گئیں اور پھر مختلف علماء کرام سے اس موضوع پر بات چیت بھی ہوتی رہی ایک علامہ صاحب نے تو فرمایا کہ اس پر اتنے دلائل اور واقعات ہیں کہ جس سے ایک ضخیم کتاب ترتیب دی جا سکتی ہے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ وسلسلہ چشتیہ کے ان خوش نصیبوں سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا جن پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اور ان سے اس بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ (Internet) سے بھی استفادہ کیا نیز والد محترم بھی حوصلہ افزائی فرماتے رہے جن کی حوصلہ افزائی سے اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں مختصراً وجد اور تواجد کے اثبات پر دلائل پیش کئے

گئے ہیں۔مثلاً قرآن اوراحادیث کے ساتھ ساتھ جید علماء کرام وصوفیاء کے اقوال اورواقعات مختصر انداز میں تحریر کئے گئے ہیں اور ساتھ ساتھ دور حاضر کے علماء کے ارشادات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

☆عاجز شکر گزار ہے محمد عدنان، عبدالغفار، محمد فاروق طاہری، خیر محمد صاحب اور خصوصاً محترم وسیم عباسی صاحب اور محمد عمران طاہری صاحب کا جنہوں نے اس کتاب کی تیاری (Preparation) میں مختلف حوالوں سے عاجز کی معاونت اور رہنمائی فرمائی بالخصوص جن علماء کرام نے اس موضوع کے بارے میں عاجز کی راہنمائی فرمائی اوراپنے خوبصورت تأثرات سے نوازا اللہ رب العزت ان تمام کو جزاء خیر عطا فرمائے۔

☆تمام پڑھنے والوں خصوصاً اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں اگر کہیں بھی کسی حوالے سے کوئی غلطی نظر سے گزرے تو نشان دہی فرمایئے گا تا کہ آئندہ اس کو درست کیا جاسکے نیز اگر آپ کے پاس اس موضوع پر مواد ہو تو مطلع (Inform) کیجئے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اوراپنے محبوب ﷺ کی کامل محبت واطاعت عطا فرمائے اور ہم سب کے علم، عمل، اخلاص اور للّٰہیت میں اضافہ فرمائے۔(آمین)

از محباں طمع دعا دارم زانکہ من بندہ گنہ گارم

طالب دعا!

محمد صدیق طاہری

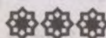
بن

علامہ خلیفہ سائیں محمد مشتاق بخشی طاہری مدظلہ العالی

0307.2985450

SiddiqueTahiri786@gmail.com

facebook.com/Muhammad Siddique Tahiri



دور حاضر میں حقیقی وجداور تواجد کے قائل علماء کرام

(1) استاذ العلماء محقق دوراں حضرت علامہ مفتی شاہ حسین گردیزی صاحب ﴿دار العلوم مہریہ کراچی﴾

(2) حضرت علامہ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حبیب الرحمٰن گبول طاہری ﴿الجامعۃ العربیۃ الغفاریہ﴾

(3) محترم جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب ﴿بانی منہاج القرآن﴾

(4) استاد العلماء حضرت علامہ شیخ محمد اقبال لاسی نقشبندی صاحب ﴿ابوظہبی﴾

(5) استاد العلماء حضرت علامہ پروفیسر مفتی محمد صادق بلوچ صاحب ﴿وفاقی اردو یونیورسٹی﴾

(6) حضرت علامہ پیر کرم اللہ المعروف دلبر سائیں ﴿ماتلی سندھ﴾

(7) حضرت علامہ زاہد الحق صاحب ﴿معلم الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیہ﴾

(8) حضرت علامہ خلیل الرحمٰن چشتی صاحب ﴿ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت کراچی، مہتمم دار العلوم محمدیہ غوثیہ﴾

(9) حضرت علامہ مفتی محمد فاروق رضوی حسینی صاحب ﴿مفتی وشیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ غوثیہ﴾

(10) حضرت علامہ پروفیسر عابد علی سیفی نقشبندی صاحب ﴿لیکچرار الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیہ﴾

(11) حضرت علامہ مفتی نذیر احمد مگسی طاہری صاحب ﴿جامع مسجد ابوبکر صدیق وندر﴾

(12) حضرت علامہ محمد ابراہیم لاسی طاہری صاحب ﴿عربی ٹیچر ہائی اسکول بیلہ﴾

(13) مولانا صابر علی نقشبندی صاحب ﴿ناظم تعلیمات جماعت اہل سنت بلدیہ ٹاؤن﴾

(14) محترم جناب انیس المصطفیٰ طاہری صاحب ﴿فارغ التحصیل از اسلامک سینٹر﴾

(15) محترم جناب ڈاکٹر عبد المالک کاشف صاحب ﴿انچارج ہیلتھ سینٹر، اسلامک سینٹر﴾

نوٹ:۔ یہ صرف ان علماء کرام کے اسماء گرامی ہیں جن سے اس موضوع کے حوالے سے مختصر وقت میں عاجز کی بذات خود ملاقات ہوسکی یا ان کی تقاریر سے استفادہ کیا۔

☆ اس موضوع کے حوالے سے مزید تحقیق اور علماء کرام سے ملاقات کا سلسلہ جاری ہے۔



قابل قدر و معزز و محترم علمائے کرام و دانشوران کے افکار و آراء و تأثرات

(1) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محقق دوراں قبلہ شاہ حسین گردیزی صاحب مدظلہ العالی

حضرات صوفیاء کرام کے بعض اعمال پر بعض ظاہر بین اعتراض کرتے ہیں اوران کا مقصد نہ تو تحقیق ہوتا ہے اور نہ ہی اصلاح۔ بس دل کا غبار نکالنا ہوتا ہے۔ وجد کا مسئلہ ان ہی مسائل میں سے ہے۔ حالانکہ وجد اپنے اختیار میں نہیں ہوتا ایک کیفیت طاری ہوتی ہے اوراس دوران اس آدمی سے حرکات کا صدور ہوتا رہتا ہے اور سلوک کے دوران شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پر بھی ایسی کیفیات آتی رہتی تھیں۔ حضرات صوفیاء کرام نے ہر دور میں اس موضوع پر قلم فرسائی کی ہے۔ حضرت ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اللمع میں اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ محترم محمد صدیق نقشبندی صاحب جو ہنوز طلب علم میں مشغول ہیں انہیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس موضوع پر لکھا جائے سوانہوں نے لکھا اور بہت عمدہ لکھا۔ میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے اس رسالہ کو دیکھا ہے اور عوام الناس کیلئے مفید پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی جمیل کو قبول فرمائے اور انہیں مسلسل لکھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

شاہ حسین گردیزی

دارالعلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی

(2) استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حبیب الرحمٰن گبول طاہری صاحب مدظلہ العالی

حامداً ومصلیا و مسلما۔اما بعد

وجد و تواجد سے کسی شخص کی وہ حرکات وسکنات مراد ہیں جو عام حالات میں اس سے صادر نہیں ہوتیں۔خواہ وہ کیفیت کسی مخصوص وقت میں محدود مدت کیلئے بے اختیار صادر ہوئی ہو یا کسی وقفہ پر اسکے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار کیا گیا ہو۔ یہ دونوں صورتیں جائز و مباح ہیں اور ہر مذہب و مسلک میں کسی نہ کسی طرح اسکا وجود باقی رہتا ہے۔البتہ جان بوجھ کر بااختیار بلا مقصدِ مفیدہ محض دکھاوے کیلئے یا اپنے آپ کو صاحب وجد وحال ثابت کرنے کیلئے یا کسی بھی اور دنیوی مقصد کیلئے ایسا کرنا جائز نہیں۔طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم قائد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے بجا طور پر اپنی متعدد مکتوبات شریفہ میں ایسے نقلی وجد کی مذمت کی ہے۔محترم محمد صدیق صاحب سلمہ جو کہ میرے پرانے اور مخلص دوست، واعظ خوش حال ،عالم باعمل مولانا خلیفہ محمد مشتاق صاحب کے فرزند ہیں اور اسلامک سینٹر میں زیر تعلیم ہیں۔ان کی اس اہم موضوع پر ایک اچھوتی تحریر آپکے سامنے ہے۔راقم الحروف نے مشت از نمونہ خروار، اس کے چند صفحات ہی مطالعے کیے ہیں۔انداز بیان سلیس اور مدلل ہے۔امید ہے کہ ان کی یہ کتاب سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ طاہریہ کے عین مطابق اور اہل سنت و جماعت اور بالخصوص جماعت اصلاح المسلمین، روحانی طلبہ جماعت اور تمام فقراء کیلئے کارآمد اور مفید ثابت ہوگی۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ خیر خلقہ سید نا محمد و اٰلہ و اصحابہ و سلم

رقمہ: فقیر حبیب الرحمٰن گبول طاہری

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو سندھ

12/2/2012

(3) استاد محترم حضرت علامہ مولانا پروفیسر عابد علی سیفی نقشبندی مجددی صاحب مدظلہ العالی

لیکچرار الجامعة العلیمیة الاسلامیة (اسلامک سینٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے حضرت انسان کو اپنی محبت خاص سے سرفراز فرمایا اور اسے اپنی ملاقات کا اشتیاق دلا کر اپنی طرف متوجہ فرمایا تا کہ وہ باطل الہٰوں اور معشوقان مجازی سے منہ موڑ کر الہ حقیقی وحدہ لاشریکہ اور محبوب حقیقی جلّ وعلا کی طلب میں بوسیلہ محبوب رب کائنات محمد ﷺ مشغول رہے۔ اسی طلب کے دوران وہ اپنے اندر بعض کیفیات اور حالات کو محسوس کرتا ہے اور انھیں اپنے ذوق کے مطابق پالیتا ہے۔ ان حالات اور کیفیات (جو طلب حق کے دوران ان پر وارد ہوتی ہیں) کو وجد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وجد ایک اچھی، پرکیف اور بابرکت حالت ہے، جو اولیاء کرام کی صفات میں سے ہے۔ وجد کی تعریف کرتے ہوئے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

الوجد وارد حق یزعج القلوب الی الحق (احیاء العلوم)

یعنی وجد اللہ تعالی کی طرف سے ایک ایسی کیفیت وحالت ہے جو دلوں کو اسکی طرف مائل کرتی ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ

الوجد الحق ینشاء من فرط حب اللہ وصدق ارادته وشوق الی اللقاء

یعنی وجد (حقیقی) اللہ تعالی سے محبت کامل سچی ارادت اور اسکی ملاقات کے شوق کی وجہ سے پیدا ہونے والی حالت و کیفیت ہے اور حضرت عمر بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تو بات ہی ختم کردی فرماتے ہیں کہ

لایقع علی الکیفیة الوجد عبارة لانه سر اللہ عند عباد المومنین الموقنین

یعنی وجد ایسی حالت شریفہ ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ یہ اللہ اور اسکے کامل مومن بندوں کے درمیان راز ہے۔ لہذا خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں حقیقی وجد کی گراں بہا دولت میسر ہے، انھیں اس کی حفاظت کرنی چاہیے اور منکرین سے اعراض ہی برتنا چاہیے۔

وجد کے ساتھ تواجد بھی پایا جاتا ہے، جس کا مطلب از خود وجد کی حالت کو طاری کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ دو احتمال رکھتا ہے۔ محمود و مذموم اگر حسن نیت اور اہل اللہ سے مشابہت اور ذکر اللہ کیلئے اور چست رہنے

کے لئے ہوتو محمود ہے۔ومن تشبه بقوم فهو منه میں داخل ہےاوردکھاوے کیلئے یا اہل اللہ سے استہزاء کی غرض سے ہوتو مذموم ہے بلکہ نہایت ہی برا ہے کہ ریا کاری حرام ہےاوراستہزاء کرنا اہل اللہ سے، اسلام سے نہایت سنگین جرم وگناہ ہے جو کفر تک لے جاتا ہے (نجانا الله منه)اوراعمال کادارومدار نیتوں پر ہے۔مؤلفِ رسالہ جامعہ علیمیہ اسلامیہ کے ہونہار طالب علم ہیں یہ ان کی ایک اچھی کاوش ہے، جس میں یقیناً موضوع کے اعتبار سے کمی بیشی ممکن ہے۔بہرکیف اللہ انھیں جزائے خیر عطافرمائے اوراولیاء کرام کے فیوض وبرکات سے مالامال فرما کران کے ایمان، علم وعمل میں برکتیں عطافرمائے۔آمین بحرمة النبی الامین الکریم ﷺ

ازقلم خاکپائے درحبیب ﷺ

فقیرعابدعلی سیفی نقشبندی مجددی عفی عنہ

۰۶ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ 30 جنوری 2012ء

(4) حضرت مولانا مفتی نذیراحمد مگسی صاحب (جامع مسجد ابوبکرصدیق وندر ضلع لسبیلہ)

الحمد لله رب العلمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اٰله و اصحابه اجمعين اما بعد

آج کل مختلف علوم پر تحقیقات ہورہی ہیں مگر تصوف اورصوفیاء کے بارے میں بہت ہی کم کام ہورہا ہے، جس کی وجہ سے صوفیاء کے افعال واقوال پراعتراضات ہورہے ہیں اورتصوف سے لاعلمی کی وجہ سے بہت سے اہل علم حضرات بھی ان اعتراضات میں شامل ہوجاتے ہیں۔

الحمدللہ محمدصدیق صاحب نے صوفیاء کے وجداورتواجد پر قلم اٹھایا ہے۔امید ہے کہ اس سے صوفیاء کے وجد اورتواجد پراٹھنے والے اعتراضات بھی ختم جائینگے اورصوفیاء کرام کے وجد سے عوام الناس بھی واقف ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ مؤلف رسالہ کے علم اورفہم میں اضافہ فرمائے (آمین)

خادم صوفیاء کرام

مولانانذیراحمد مگسی طاہری

3 مارچ 2012ء

(5) ڈاکٹر عبد المالک کاشف صاحب

(بی۔اے آرنرز (نفسیات)۔ایم۔اے (اسلامیات) (ڈی۔ایچ۔ایم،ایس۔آر،ایچ،ایم،پی)

یہ خاکسار و عاجز سلسلہ چشتیہ سے وابستہ ہے۔ بچپن سے اہل اللہ کی صحبت، علماء کرام کی مجالس اور نعت خوانی و منقبت و سماع کی محافل میں شرکت کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ ان محافل میں بہت کچھ دیکھا۔ اہل وجد اور تواجد کو قریب سے دیکھا بعض پر ظاہری بناوٹ اور نقل نظر آئی اور بعض لوگوں پر حقیقی وجد اور تواجد کی کیفیت دیکھنی نصیب ہوئی جس میں ان سے مختلف حرکات صادر ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔ میرے ایک عزیز دوست پر بھی یہ کیفیت طاری ہوتی ہے ان سے بھی اس کیفیت کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ہوتا یوں ہے کہ کسی خاص جملے پر غور کرنے پر دماغ سے ایک لہر کرنٹ کی طرح پورے جسم میں سرایت کر جاتی ہے پھر میں بے اختیار ہو جاتا ہوں اور اپنے اوپر قابو نہیں رہتا۔

اصل میں اسلام دین فطرت ہے انسان بھی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ کائنات بھی فطرت پر پیدا کی گئی ہے۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے۔ اس میں عقل و شعور، ارادہ، احساسات و جذبات پائے جاتے ہیں لہذا انسان کا اس کائنات میں کسی بھی چیز سے متاثر ہونا فطری عمل ہے۔ مثلاً قدرتی مناظر ، سمندر، دریا، ندی، چشمے و آبشار اسی طرح جنگل اور ہرے بھرے لہلہاتے سبزے، برف پوش پہاڑوں کا دیکھنا اسی طرح رنگ برنگے اور مختلف نمونوں کے درخت، پتے، پھل اور پھولوں کا دیکھنا اسی طرح مختلف قسم کے جانور، خوبصورت پرندے اور ان کی طرح طرح کی بولیاں اور رسیلے نغموں کا سننا اسی طرح آسمان ، سورج، چاند، تارے، کہکشاں اور قوس وقزح کا دیکھنا۔ یہ سب چیزیں انسان کو متاثر کرتی ہیں۔ اندر سے اس کے جذبات و احساسات کو انگیخت کرتی ہیں۔ جو عمل پذیر ہو کر مختلف حرکات و سکنات و کیفیات میں ظاہر ہوتی ہیں۔ انسان ان سے متاثر ہو کر کبھی روتا ہے، کبھی مسکراتا ہے، کبھی چیختا ہے اور اور کبھی حیران و ششدر رہ جاتا ہے کبھی ساکت اور جامد ہو جاتا ہے اور کبھی مختلف حرکات کرنے لگتا ہے۔ وجد و حال میں انسان پر وہ سب حالتیں اور کیفیات طاری ہوتی ہیں جو کائنات میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔ لیکن یہ حرکات و سکنات اللہ کی رضا و خوشنودی کیلئے ہوں، اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی معرفت و رسائی کیلئے ہوں تو یہ اچھی

،محمود، مستحسن، قابل ستائش وقابل قدر ہیں اور نجات کا باعث ہیں اور اگر نفسانی خواہشات اور انا کی تسکین اوران کو پروان چڑھانے کیلئے ہوں تو یہی باعث رذالت وگمراہی، ہلاکت وتباہی کا باعث ہیں۔

یہ سب کیفیات اس مثبت طاقت اور سوچ جو اللہ اور اس کی کائنات اور خود انسان کے اپنے اندر گہرے غور و فکر کا نتیجہ ہیں۔ یہ حاصل ہوتی ہیں سچے عشق، حقیقی محبت اور خلوص نیت، روحانی واخلاقی تربیت وتزکیہ نفس سے اور یہ حاصل ہوتی ہیں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اتباع، اہل اللہ، اہل حق ومعرفت کی صحبت وتربیت سے۔ عزیزی ومحترم محمد صدیق طاہری کا رسالہ "وجداور تواجد، کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ اور کب سے؟" نظر سے گزرا۔ محمد صدیق طاہری نے اہم اور نازک موضوع پر نقلی اور عقلی دلائل سے اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس مختصر رسالہ کی شکل میں اپنی تحقیق وجستجو کو طالبان حق ومعرفت وسالکان راہ طریقت کی آگہی اور راہنمائی کیلئے پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہدایت ومعرفت حقیقی کا ذریعہ بنائے اور محمد صدیق طاہری کی اس مخلصانہ سعی وکاوش کو اپنی بارگاہ میں درجہ مقبولیت عطا فرمائے اور آپ کی علمی، تحقیقی وتحریری صلاحیتوں میں اضافہ فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین و رحمۃ العٰلمین وشافع المذنبین ﷺ

خاکپائے غلامان محمد ﷺ وآل محمد ﷺ

ڈاکٹر عبدالمالک کاشف

انچارج ہیلتھ سینٹر اسلامک سینٹر ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز



﴿وجداورتواجد کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کب سے؟﴾

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے جو رب العالمین ہے اور بے شمار درود وسلام نبی کریم ﷺ پر جو رحمت للعالمین ہیں اور سلام ہو آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر اور تمام ان بندوں پر جو یاد الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں اور محبوب حقیقی کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

وجد کی تعریف:۔

﴿ وجد (Ravishing/Trance) عربی زبان کا لفظ ہے جو وجد یجد باب ضرب یضرب سے ہے جس کے لغوی معنی ہیں۔ پانا (Get)، حاصل کرنا (Gain) وغیرہ اور اصطلاحِ صوفیاء میں اس سے مراد ایک ایسی کیفیت ہے جو اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھنے سے بعض لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ انسان حالت وجد میں بے خود (Intrance/Raptured) ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں انسان سے درجہ ذیل حرکات کا صدور ہوتا ہے۔ (1) پورے بدن پر کپکپی طاری ہونا (Tremble)

(2) دل کی دھڑکن کا تیز تیز حرکت کرنا۔ (Vellicatetion of Palpitation)

(3) رقص کرنا، ناچنا (Dance) (4) رونا اور آنسوؤں کا بہنا (Lament/Maudlin/Weeping)

(5) کپڑے پھاڑنا۔ (Tear of cloths) (6) چیخنا، چلانا۔ (Bawl/Squeal/yell)

(7) دوڑنا، اچھلنا۔ (Scamper) (8) بے ہوش ہونا (Delirium/Catalepsy)

(9) قلب اور روح کا وجد کرنا (Tranceing of Heart and Soul)

قلب اور روح کا وجد کرنا ہی سب سے بڑی خوش نصیبی ہے اور یہ وجد جلیل القدر اولیاء کرام کو نصیب ہوتا ہے۔ بعض صوفیاء اس حالت کو وجود بھی کہتے ہیں۔ اس حالت میں بندہ مومن بظاہر تو کوئی حرکت کرتے ہوئے نظر نہیں آتا لیکن باطنی طور پر اس حالت سے فیضیاب ہو رہا ہوتا ہے اور جو اوپر حالتیں بیان کی گئی ہیں وہ اس مرتبے تک پہنچنے کے ذرائع ہیں۔ اور یہ کیفیات (Conditions) تلاوت قرآن پاک، نعت رسول مقبول ﷺ، ذکر اللہ اور مرشد کامل کی منقبت یا ان کے ارشادات سن کر طاری ہوتی ہیں۔ یہ کیفیات ہر شخص پر طاری (Affected) نہیں ہوتیں بلکہ کچھ حضرات پر یہ کیفیات طاری ہوتی ہیں۔ اس حالت

کے دوران اِن حضرات کو اُن چیزوں کا مشاہدہ ہوتا ہے، جن کا مشاہدہ (Observation) عام حالت میں ممکن نہیں۔ صرف انسانوں ہی پر یہ کیفیت طاری نہیں ہوتی بلکہ یہ پہاڑ، سمندر، نباتات، جمادات، ہوا اور اللہ کی دوسری مخلوقات پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے مگر ہمارے پاس وہ آنکھیں نہیں کہ ہم ان کا مشاہدہ کرسکیں۔ وجد کو وہی شخص جان سکتا ہے جس نے اس کا مزہ (Taste) چکھا ہو۔ مثلاً جس شخص نے لیموں نہ چکھا ہو تو اسے کیا معلوم کہ لیموں کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے اور جس نے انجیر کو نہ دیکھا ہو تو اسے کیا معلوم کہ انجیر کس کو کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص کیا جانے کہ وجد کیا ہوتا ہے جس نے نہ تو اس کیفیت کا لطف اٹھایا ہو اور نہ ہی اس کا مشاہدہ کیا ہو۔

تواجد کی تعریف:۔

تواجد بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور باب تفاعل سے تفاعل ،یتفاعل ،تفاعلاً کے وزن پر ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں۔ خود جان بوجھ کر (Deliberately) رقص کرنا یعنی ناچنا۔ اسکی دو (2) اقسام ہیں۔

(1) اولیاء اللہ اور نیک لوگوں کی مشابہت (Resemblance) کے لئے اچھی نیت سے تواجد کرنا یعنی رقص کرنا۔

جو کہ نہ صرف جائز بلکہ احسن، محمود اور بہت ہی اچھا ہے۔ (تفصیل آگے آنے والی ہے)

(2) ریاکاری اور لوگوں کو دکھانے (Hypocrite/Show off) کیلئے وجد اور تواجد یعنی رقص کرنا تاکہ لوگ اسے صاحب وجد خیال کریں، بزرگ سمجھیں یا تعریف کریں اسی طرح کسی کو تکلیف پہنچانے کی نیت سے الغرض کسی بھی دنیاوی مقصد کی تکمیل کیلئے تواجد کرنا۔

یہ ناجائز اور بہت ہی برا ہے اور یہ ریاکاری کے زمرے میں آتا ہے۔ ریاکاری کیلئے تو نماز بھی جائز نہیں۔ اسی طرح شادی بیاہ یا گناہ کے کاموں میں مردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ یا الگ الگ رقص کرنا، گانے وغیرہ سن کر Dance کرنا یعنی ناچنا یہ بھی ناجائز ہے۔ علامہ اقبال کیا خوب فرماتے ہیں کہ

چھوڑ یورپ کیلئے رقص بدن کے خم و پیچ روح کے رقص میں ہے ضرب کلیم الٰہی

صلہ اس رقص کا ہے تشنگی کام ودہن صلہ اس رقص کا درویشی و شہنشاہی (ضرب کلیم)

مگر بڑے افسوس کے ساتھ کہ آج کل ہماری نوجوان نسل اس میں بہت بری طرح مبتلا ہوتی جارہی ہے۔ کالجز اور یونیورسٹیز کا حال ہمارے سامنے ہے۔ لہذا اس برائی کوختم کرنے کیلئے ہم سب کومل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ بہر کیف یہاں ہماری مراد حقیقی وجد اور تواجد ہے اور یہ کیفیت اور حالت آج کی کوئی نئی ایجاد یابدعت (Innovation/Invention) نہیں بلکہ یہ تو بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم، صوفیاء، مفسرین، محدثین، فقہاء اور علماء ربانیین پر بھی طاری ہوتی رہی ہے۔ (تفصیل آگے آئے گی)

اور بہت سارے صوفیاء کرام، مفسرین، محدثین، فقہاء اور علماء ربانیین نے اپنی کتابوں میں اس کے جواز پر کئی دلائل تحریر فرمائے ہیں۔ (تفصیل آگے آرہی ہے) اور جن علماء نے اسے ناجائز کہا ہے وہ متصوفہ کیلئے کہا ہے۔ متصوفہ سے مراد وہ نقلی پیر اور صوفی جن کا شریعت (Islamic Law) اور طریقت (Spiritual Way) سے کوئی بھی تعلق نہ ہو (جو لوگوں کو بے وقوف بنارہے ہوں جیسا کہ آج کل بھی ایسے کئی جعلی پیر ہیں جن کی وجہ سے حقیقی اولیاء اور پیروں سے بھی لوگ متنفر ہو رہے ہیں) اور جہاں تک بات ہے حقیقی صوفیاء اور پیروں کی تو انکے لئے اور انکے مریدوں کے لئے وجد اور تواجد جائز ہے۔

☆ مگر آج کل بہت سارے لوگ حقیقی صوفیاء اور انکے مریدوں کے وجد اور تواجد پر ہنستے، مذاق اڑاتے، ملامت اور اعتراضات (Objections) کرتے ہیں اور منع (Forbid) بھی کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقی وجد اور تواجد کرنے والوں پر ہنسنا، اعتراض یا منع کرنا جائز نہیں (تفصیل آگے آئے گی)

یہاں ہمارا مقصد کسی پر تنقید (Criticize) کرنا ہرگز نہیں بلکہ حقیقی وجد اور تواجد کے بارے میں اصلاح (Reform) کرنا ہے۔ اللہ کے کرم سے ہم وجد اور تواجد کو کئی دلائل سے ثابت کریں گے۔ نہ ماننے والوں کو ہزاروں دلائل بھی دیئے جائیں تو پھر بھی نہیں مانتے، کچھ حسد (Envy) کی وجہ سے اور کچھ ضد (Contrary) کی وجہ سے۔ مگر ماننے والے بغیر دلیل کے بھی مان لیتے ہیں۔ اگر پھر بھی کسی کو کچھ بھی برا لگے تو عاجز دست بستہ معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مثبت سوچ عطا فرمائے (آمین)



وجد قرآن حکیم کی روشنی میں

(1) الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم (سورہ ال عمران آیت 191)

ترجمہ:۔ وہ عقل مند جو یاد کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے (ضیاء القرآن: ج1: ص306)

﴿ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ذکر بالجہر، وجد اور حال کو مضبوط اور مدلل دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ تفصیل کیلئے (روح البیان: ج2 ص127)

(2) فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسی صعقا (سورۃ اعراف آیت 143)

ترجمہ:۔ پھر جب تجلی ڈالی اس کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اسے پاش پاش اور گر پڑے موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر (ضیاء القرآن: ج2: ص80)

﴿ تفسیر مظہری:۔ یہاں صفاتی تجلی نے موسیٰ علیہ السلام کو بے ہوش اور پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا تو پھر ذاتی انوار وتجلیات کا کیا عالم ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

☆ اس آیت مبارکہ میں موسیٰ علیہ السلام کا خدا تعالیٰ کے نور سے بے اختیار ہو کر گر جانا کمال جذب ووجد کی دلیل ہے۔ اسی طرح سالک بھی جب فیض کو برداشت نہیں کر پاتا تو اس پر جذب ووجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی تو اس حال میں اتنا غرق ہو جاتا ہے۔ جس کو استغراق (Meditativeness) کہتے ہیں۔

(3) انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایتہ زادتہم ایمانا وعلی ربہم یتوکلون (سورۃ انفال آیت 2)

ترجمہ:۔ صرف وہی سچے ایمان دار ہیں کہ جب ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا تو کانپ اٹھتے ہیں ان کے دل اور جب پڑھی جاتی ہیں اُن پر اللہ کی آیتیں تو یہ بڑھا دیتی ہیں ان کے ایمان کو اور صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (ضیاء القرآن: ج2 ص130)

(4)فلما راینه اکبرنه و قطعن ایدیهن و قلن حاش لله ماهذابشرا ان هذا الاملک کریم (سورۃ یوسف جز آیت 31)

ترجمہ:۔ پس جب (یوسف علیہ السلام آئے اور) انھوں نے اس کو دیکھا تو اس کی عظمت (حسن) کی قائل ہو گئیں اور (وارفتگی کے عالم میں) کاٹ بیٹھیں اپنے ہاتھوں کو اور کہہ اٹھیں سبحان اللہ! یہ انسان نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔ (ضیاء القرآن: ج 2 ص 426)

﴿ امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 768ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

حضرت یوسف علیہ سلام کو دیکھ کر عورتوں نے انگلیاں کاٹ لیں، جب مخلوق کی محبت کا یہ حال ہے تو خالق کی محبت کا کیا حال ہوگا۔اس کا وہی انکار کرسکتا ہے جس نے اس کا مزہ نہ چکھا ہو اور اولیاء کے حال سے ناواقف ہو۔(بزم اولیاء: ص 317 مکتبہ زاویہ)

☆ یہاں صرف جمال یوسفی کے مشاہدے سے زنان مصر ایسی بے خود ہوئیں کہ انگلیاں کاٹ لیں۔ یہ وجد ہی کی کیفیت ہے۔لہذا جمال خداوندی، جمال مصطفوی یا جمال مرشد کے مشاہدے سے اس کا طاری ہونا بدرجہ اولی ثابت ہوتا ہے۔مطالعہ کیلئے روح البیان زیادہ مفید ہے۔

﴿ جلالین کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ زلیخا بھی وہاں موجود تھی مگر شب و روز مشاہدہ جمال نے اس کو متحمل بنادیا تھا لہذا نہ تو وہ بے ہوش ہوئی اور نہ انگلیاں کاٹیں اس لئے کہ وہ محبت کی انتہا میں تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت نے اس کے دل میں قرار پکڑ لیا تھا جبکہ دوسری عورتیں محبت کی ابتدا میں تھیں (جلالین کلاں ص 192، روح البیان: ج: 4 ص 247)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ محافل میں (سلسلہ نقشبندیہ کے بعض) اولیاء کرام اور ان کے مقرب خلفاء پر ظاہری وجد کی حالت کم ہی نظر آتی ہے کیونکہ وہ محبت الٰہی کی انتہا میں ہوتے ہیں۔ جبکہ فقراء پر وجد کی حالت زیادہ نظر آتی ہے۔ کیونکہ وہ اس مقام کی تلاش (Exploration) میں ہوتے ہیں۔ یہاں ایک بات ذہن میں رہے کہ مختلف سلاسل مثلاً قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ کے صوفیاء کرام کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے کسی کے ہاں وجد کی کیفیت شروع میں حاصل ہوتی ہے اور کسی کے ہاں یہ کیفیت بعد میں ہوتی ہے۔لہذا کسی بھی

سلسلے کے کسی بھی بزرگ کیلئے کسی کیفیت کا ہونا یا نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ کامل نہیں۔اس لئے تمام اولیاء اللہ کا دل سے ادب واحترام اور عزت کی جائے اور ہمارے مرشد مربی بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔

(5)الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثانى تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الى ذكر الله۔(سورة زمر آیت23)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا جو نہایت عمدہ کلام یعنی وہ کتاب جس کی آیتیں ایک جیسی ہیں،بار بار دہرائی جاتی ہیں اور کانپنے لگتے ہیں اس کے (پڑھنے) سے بدن ان کے جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے ۔پھر نرم ہو جاتے ہیں ان کے بدن اور دل اللہ کے ذکر کی طرف (ضیاء القرآن:9ج4:ص267)

﴿ پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

خضوع وخشوع کی یہ حالت محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے حاصل ہوتی ہے۔(ضیاء القرآن:ج4ص268)

﴿ حضرت صدر الافاضل نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکر الٰہی سے ان کے بال کھڑے ہو جاتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔

(6)الم يان للذين امنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله(سورۃ حدید آیت16)

ترجمہ:۔کیا ابھی وقت نہیں آیا اہل ایمان کیلئے کہ جھک جائیں ان کے دل یاد الٰہی کیلئے (ضیاء القرآن :ج5:ص118)

﴿ تفسیر:۔اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 606ھ﴾ لکھتے ہیں کہ حقیقت میں مومن، مومن نہیں ہوتا مگر خشوع قلب کے ساتھ اور رونا اور بے اختیار گرنا یعنی وجد وحال قلب کے خشوع کی زیادتی کا باعث ہے۔ (تفسیر کبیر،ص93۔جلد8)

☆اس آیت کو سن کر کئی لوگ راہ راست پر آ گئے اور مقام ولایت تک پہنچ گئے۔حضرت فضیل بن عیاض

رحمۃ اللہ علیہ کو مقام ولایت تک اس ہی آیت نے پہنچایا۔

(7)لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصد عا من خشية الله

(سورۃ حشر، آیت21)

ترجمہ:۔اگر ہم نے اتارا ہوتا اس قرآن کو کسی پہاڑ پر تو آپ اسے دیکھتے کہ وہ جھک جاتا (اور) پاش پاش ہو جاتا اللہ کے خوف سے (ضیاء القرآن: ج5ص184)

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت وجد کے متعلق لکھتے ہیں۔
جہاں تک وجد کا تعلق ہے جو اہل صلوۃ واہل قرآن صالحین پر طاری ہوتا ہے تو اس کا سماع (سننا) حلال اور جائز ہے اس میں ہمارے علماء میں سے کسی کو اختلاف نہیں جبکہ اس کا مقصد صرف رضا الٰہی اور حضور ہو اور آخرت کے خوف سے ذکر کرتے ہوں تو اس طرح یہ سب محمود اور غیر مذموم (اچھا) ہے اور اس معنی کے لحاظ سے تواجد اور رقص بھی غیر مذموم (اچھا) ہے۔ (تفسیر مظہری، ص249)

☆ان آیات قرآنیہ سے اہل سلوک، اہل ذوق وعشاق کے وجد حقیقی کا ثبوت بالکل واضح (Perspicuous/Clear) ہے۔



وجد احادیث مبارکہ کی روشنی میں

(1) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک ایسی روایت ہے جو درجہ حسن سے کم نہیں۔

حجل زید بن حارثه و جعفر وعلی بین یدیه ﷺ لما قال: للاول انت مولای وللثانی انت اشبهت خلقی و خلقی و للثالث انت منی وانا منک

ترجمہ: حضرت زید بن حارثہ حضرت جعفر طیار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حجل کیا (رقص کیا) جبکہ آپ ﷺ نے پہلے کو فرمایا تو میرا (پیارا) غلام ہے دوسرے کو فرمایا تو سیرت وصورت میں میرے مشابہ ہے اور تیسرے کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (مسند البزار: ج2ص316حدیث نمبر744، السنن الکبری للبیہقی: ج10ص382حدیث نمبر 21027، /ج8ص9حدیث15770، الآداب للبیہقی: ج1ص257حدیث626، الاحادیث المختاره: ج2ص392حدیث778، کیمیاء سعادت: ص377، عوارف المعارف باب22ص330، احیاء العلوم جلد دوم، ص304۔ الحادی للفتاوٰی: ص640، آداب المریدین، فتاوٰی خیریه)

حجل کا مطلب؟

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے کہ

حضرت ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (حجل ان یرفع رجله وتقفر الاخری) حجل کا معنی یہ ہے کہ ایک پاؤں اٹھائے اور دوسرا پاؤں لے بھاگے۔

والحجل: قال فی النهایه: ان یرفع رجلا ویقفر علی الاخری من الفرح النهایه

ترجمہ: حجل کے معنی ہیں۔ فرط مسرت سے ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پاؤں پر اچھلنا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ هو رقص بهیئة مخصوصة

حجل: خاص حالت میں رقص کرنے کو کہتے ہیں۔

حجل کا معنٰی ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا (لغات الحدیث)

☆ معلوم ہوا کہ حجل کا معنی ہے ایک پاؤں پر چلنا، ایک پاؤں پر تب ہی چل سکتے ہیں جب اچھل اچھل کر چلا

جائے، یہ وجد کی ایک قسم ہے۔ بہر حال حجل کا معنی ہے رقص کرنا جیسا کہ بہت سارے علماء نے لکھا۔

﴾ الحاوی للفتاوی میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں۔

"وقد وردفی الحدیث رقص جعفر رضی اللہ تعالی عنه بن ابی طالب بین یدی رسول اللہ ﷺ لماقال له "اشبهت خلقی و خلقی "وذالک من لذة هذا الخطاب ولم ینکر علیه النبی ﷺ فکان هذا اصلافی رقص الصوفیة رحمة اللہ تعالی علیهم اجمعین لمایدر کونه من لذات المواجید وقد صح القیام والرقص فی مجالس الذکروالسماع عن جماعته من کبار الائمته رحمة اللہ تعالی علیهم منهم شیخ الاسلام عزالدین عبدالسلام رحمة اللہ تعالی علیه (الحاوی للفتاوی:ص:640)

ترجمہ: حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی موجودگی میں رقص کیا جب حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا تمہاری شکل وصورت میرے مشابہ ہے تو اس خطاب کی لذت (اور عشق میں وارفتہ ہو کر) انہوں نے رقص شروع کیا، حضور علیہ السلام کا منع نہ کرنا اہل تصوف کے رقص پر دلیل ہے جب وجد کی لذت اور سرور کے باعث رقص ہو تو مجالس ذکر اور سماع میں قیام اور رقص کرنا کبار (بڑے) علماء کرام سے ثابت (Proved) ہے اور یہ بات درجہ صحت تک پہنچ چکی ہے۔ ان ائمہ میں شیخ عزالدین ابن عبدالسلام شامل ہیں۔ (الحاوی للفتاوی: ص:640)

☆ سماع (قوالی) کی دو اقسام ہیں (1) جائز (2) ناجائز اور وجد اور تواجد صرف حقیقی سماع میں جائز ہے۔

﴾ (2) امام عقیلی اور ابو نعیم اصفہانی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

قال:لماقدم جعفررضی اللہ عنه ارض الحبشة تلقاه رسول اللہ ﷺ فلما نظرجعفر رضی اللہ تعالی عنه الی رسول اللہ ﷺ حجل قال سفیان بن عیینه من احدرواته مشی علی رجل واحدة فقبل رسول اللہ ﷺ بین عینیه

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے تشریف لائے تو حضور علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی نظر چہرہ انور پر پڑی تو انہوں نے حجل کیا۔ امام سفیان ابن عینہ رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں

: اپنے ایک پاؤں پر چلنے لگے تو حضور ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (سنن ابی داوٗد: ج:4: ص:356: رقم حدیث:5220:) سنن ابوداوٗد کی روایت امام شعبی سے مروی ہے جس میں ' فالتزمه ' آپ نے انہیں سینے سے لگایا زائد ہے۔

﴾ (3) طبقات ابن سعد میں ایک مرسل روایت یوں ہے جس کی سند امام ابن سعد کے نزدیک امام محمد باقر رضی اللہ عنہ تک صحیح ہے۔

فقام جعفر رضی الله عنه فحجل حول النبی ﷺ دار علیه۔

ترجمہ:۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور حضور ﷺ کے اردگرد حلقے کی صورت میں رقص کیا۔

☆ ان حضرات نے جو رقص کیا وہ حضور ﷺ کے سامنے تھا آپ ﷺ کا منع (Prohibition) نہ کرنا رقص کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

﴾ (4) عن عائشة قالت جاء حبش یزفنون فی یوم عید فی المسجد فدعانی النبی ﷺ فوضعت رأسی علی منکبه فجعلت انظر الی لعبهم حتی کنت ان التی انصرف عن النظر الیهم

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حبشہ کے لوگ عید کے دن مسجد نبوی میں رقص کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا پس میں نے اپنا سر آپ ﷺ کے کندھے پر رکھا اور میں ان کے کھیل کو دیکھنے لگی یہاں تک کہ میں خود ان کو دیکھنے سے سیر ہوگئی۔ (صحیح مسلم الجز 2ص609حدیث892)

یزفنون کا مطلب؟

﴾ محمد فواد عبدالباقی، قاضی عیاض، صاحب لسان عرب، صاحب قاموس، امام جلال الدین، امام قسطلانی، امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ یزفنون کا معنیٰ ہے یرقصون یعنی رقص کرنا۔

﴾ یزفنون جو کہ زفن سے ہے اس کا معنیٰ ہے ناچنا / نچانا (لغات الحدیث / بیان اللسان)

(5) عن انس قال كانت الحبشة يزفنون بين يدى رسول الله ﷺ ويرقصون ويقولون محمد عبد صالح فقال رسول الله ﷺ ما يقولون ؟ قالوا يقولون محمد عبد صالح .

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ حبشہ کے لوگ حضور ﷺ کے سامنے رقص کررہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ (محمد عبدصالح) محمد نیک بندے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے فرمایا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ محمد عبد صالح۔(مسند احمد باب مسند انس بن مالک رضی الله عنه الجز20ص17حديث نمبر12540،مسند البزار الجز13ص268،السنن الكبرى للنسائى الجز 4ص247،مستخرج ابى عونه الجز 2ص158،صحيح ابن حبان الجز13ص179،معجم ابن مقرى الجز1ص355،شرح السنة للبغوى الجز 4ص324،الاحاديث المختار الجز5ص60،كيمياء سعادت:ص362، عوارف المعارف باب22ص330)

☆اس حدیث میں باقاعدہ یرقصون یعنی رقص کرنے کا لفظ آیا ہے۔جس سے رقص ثابت ہوتا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب احیاءالعلوم میں فرماتے ہیں کہ

حبشیوں کا مسجد میں رقص اور دوسری صحیح احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب سبب مباح کی وجہ سے حبشیوں کیلئے مسجد میں رقص کرنا جائز ہے اور رسول ﷺ نے منع نہیں فرمایا اور ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کا ان کو کھڑے ہو کر دیکھنا، تو اہل تصوف کیلئے سبب محمود کی وجہ سے رقص جائز ہوا جو کہ انوار الھیہ کا ورود ہے۔ جو بطریق اولی مسجد میں رقص و وجد ہونا جائز ہے۔حالانکہ اہل تصوف سے اختیار بھی سلب ہو جاتا ہے اگر چہ عقل و شعور باقی ہوتا ہے۔اس پر بھی کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے۔ مسجد اور غیر مسجد میں اس طرح جائز اور ثابت ہے۔(احیاءالعلوم:ج:2:ص:373)

☆اس سے معلوم ہوا کہ وجد کرنے والے کا ہوش باقی رہتا ہے اور وہ اپنی حرکات کو دیکھ بھی رہا ہوتا ہے۔مگر اختیار ختم ہو جاتا ہے لہذا، وہ اپنے آپ پر قابو نہیں کر پاتا۔

(6)عن انس رضی الله عنه ان النبی ﷺ اتی بالبراق لیلة اسری به ملجما مسرجا فاستصعب علیه فقال له جبرئیل علیه السلام ابمحمد تفعل هذا؟فما رکبک احد اکرم علی الله منه قال فارفض البراق عرقا۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج نبی اکرم ﷺ کیلئے براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی تھی اس (براق) نے شوخی کی (اچھلنے لگا) تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا (براق سے) کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ شوخی کر رہا ہے۔ آج تک تجھ پر اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزیز سوار نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اسے پسینہ آ گیا۔ (ترمذی الجامع الصحیح :ج5ص301حدیث نمبر3131 ،احمد بن حنبل المسند :ج3ص164،ابو یعلی المسند :ج5:ص459حدیث نمبر3184)

☆ یاد رہے یہ براق آپ ﷺ کی محبت اور عشق میں آپ ﷺ کے سامنے رقص کر رہا تھا۔ یہ وہی براق ہے جو جنت میں آپ ﷺ کی محبت میں کمزور ہو گیا تھا اور جب آپ ﷺ کے سامنے آیا تو دیدار کی خوشی میں رقص کرنے لگا۔ معلوم ہوا انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوقات (Creatures) پر بھی وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم نہیں جانتے۔

(7)عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال:اکثرو اذکرالله تعالی حتی یقولوا مجنون

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔ (احمد بن حنبل المسند: ج:3: ص:68/71, ابن حبان الصحیح:ج:3:ص:99:ابویعلی :المسند:ج:2:ص:521 :دیلمی الفردوس الخطاب:ج:1:ص:72:حاکم المستدرك:ج:1:ص:677:بیهقی شعب الایمان:ج:1:ص:397:منذری الترغیب والترهیب:ج:2ص:256: مذی تهذیب الکمال:ج:8ص:479:47:ابن معین التاریخ:ج:4:ص:413:هیثمی مجمع

الزوائد:ج:10:ص:75:عجلونی کشف الخفاء:ج:1:ص:187:قرطبی الجامع لاحکام القرآن:ج:2:ص:197:تبلیغی نصاب باب فضائل ذکرحدیث :نمبر:15:لمولوی زکریا:ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم:ج:3:ص:496)

☆ جولوگ وجداورتواجد کرتے ہیں بظاہروہ پاگل اور مجنون لگتے ہیں لیکن وہ تواپنے محبوب حقیقی کے پروانے اورمستانے ہوتے ہیں شاعر کیا خوب کہتا ہے کہ

تجھے مجنوں بلال عاشقِ صادق سے کیا نسبت تو دیوانہ ہے لیلیٰ کا وہ پروانہ محمد (ﷺ) کا

اورجولوگ انھیں پاگل کہتے ہیں توان کوسندھ کے ایک بزرگ علامہ پیر کرم اللہ المعروف دلبر سائیں اپنے اشعار میں کیا خوب جواب دیتے ہیں کہ

(1)چريو آهيان چريو آهيان محبت ۾ چريو آهيان

کيو آ مست محبوبن خريبت ۾ ڪريو آهيان۔

(2) ڪلي ٿي خلق چا ٿي پيو ناهي پروا ڪا ڪهنجي

رکو راضي رهي راٿو جهين قدمين ڪريو آ هيان۔

(3)نہ ڪو آخوف خواري جو نہ مهٽن ۽ ملامت جو

اهي درياء طعنن جاطلب ۾ سپ تريو آهيان۔

(4)شرڪ بدعت سندي فتوٰي هنيئي ملّا تہ چا ٿي پيو

انهئ فتوٰي سبب ڪڏهين نہ ورٽو نہ وريو آ هيان۔

(5)سنهجي محبوب دل موهي ڦاسائي قيد ڪيو قابو

ڪرم الله ان چرائپ ۾ وڏو پاڳن پريو آهيان۔

ترجمہ:۔1(ہاں) میں پاگل ہوں میں پاگل ہوں (محبوب حقیقی کی) محبت میں پاگل ہوں۔

میرے محبوب حقیقی نے مجھے مست کردیا ہے۔

(2) اگر لوگ مجھ پر ہنستے ہیں تو کیا ہوا، مجھے کسی کی پروانہیں۔

بس میرا محبوب راضی رہے جس کے قدموں میں گرا ہوا ہوں۔

(3) نہ تو مجھے خواری کا خوف ہے اور نہ ہی لوگوں کی طعن وملامت کا۔

محبت میں طعن وملامت کے دریا عبور کر چکا ہوں۔

(4) اگر کسی ملّا نے شرک اور بدعت کا فتوی لگا دیا ہے تو کیا ہوا۔

اس فتوی کی وجہ سے نہ تو کبھی لوٹا ہوں اور نہ ہی کبھی لوٹوں گا۔

(5) میرے محبوب نے میرے دل کو قید کر لیا ہے۔

اس پاگل پن میں، میں بڑا خوش نصیب ہوں۔ (الفت جوآواز)

☆ وجداور تواجد کے اثبات کے موضوع پر دلبر سائیں کی ایک تقریر بھی عاجز کے پاس موجود ہے۔

پنجابی کا شعر ہے کہ

خیال یار وچ مست رھنداں ھاں دنے راتی

میرے دل وچ سجن وسدا میرے دیدے ٹھرے رھندے

ترجمہ:۔ میں دن رات اپنے محبوب کے خیال میں (کھویا) رہتا ہوں۔

میرے دل میں میرا پیارا رہتا ہے میری آنکھیں ہر وقت ٹھنڈی رہتی ہیں۔

(8) عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول اللهﷺ اذکروا الله ذکرا یقول المنافقون: انکم تراؤون

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریا کار کہیں۔ (الکنز الثمین فی فضیلة الذکر والذاکرین :ص:94:طبرانی المعجم الکبیر:ج:2:ص:169:ابو نعیم حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء:ج:3ص:81:ابن رجب جامع العلوم والحکم:ج:1:ص:448:444: ابن کثیر:ج:3:ص:496: مناوی فیض القدیر:ج:1:ص:456)

☆ بہت سارے لوگ جب وجداور تواجد کرنے والوں کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو دکھانے کیلئے کر رہے ہیں لیکن اصل کیا ہے وہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ لہذا کسی کے بارے میں بدگمانی (Prejudice) نہ کریں۔ شاعر کہتا ہے کہ

میری وہ ریا جس پر لوگ تھے طعنہ زن پہلے عادت بنی پھر عبادت بن گئی

﴿(9) عن سعد بن ابی وقاص قال، قال رسول الله ﷺ ابکوافان لم تبکوافتباکوا

ترجمہ:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ تم رویا کرو اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت اختیار کرو۔ (ابن ماجہ: ج2 ص1403 حدیث4196)

☆ اس حدیث سے حقیقی تواجد یعنی جان بوجھ کر رقص کرنا ثابت ہوتا ہے، کیونکہ تواجد کرنے والا حقیقی وجد کرنے والوں کی مشابہت کیلئے ایسا کرتا ہے۔ جس طرح رونا نہ آئے تو رونے والی شکل بنالی جائے اسی طرح جب تک وجد کی کیفیت حاصل نہ ہو تب تک تواجد سے اس کیفیت کے لئے کوشش کی جائے۔

﴿(10) عن ابن عمر قال قال رسوال الله ﷺ من تشبه بقوم فھومنھم

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو جس قوم کی مشابہت کرے وہ انھی میں سے ہے۔ (سنن ابی داؤد :ج4ص44حدیث نمبر4031، مصنف ابی شیبه:ج6ص471حدیث33010، المعجم الاوسط:ج 8ص179حدیث8327)

☆ تواجد کرنے والے بھی وجد کرنے والوں کی مشابہت کرتے ہیں لہذا وہ بھی انھی میں سے ہیں۔

﴿(11) وعن عباس بن عبدالمطلب قال قال رسول الله ﷺ اذا اقشعر جلد العبد من خشیةالله تحاتت عنه الذنوبه کما یتحات عن الشجرة الیابسةو رقھا۔

ترجمہ:۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب مومن کی کھال اللہ کے خوف سے حرکت کرتی ہے، تواس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔۔(شعب الایمان:ج2ص236حدیث782، الفوائدالشهیر بالغیلانیات:ج1ص287حدیث288، مسند البزاز:ج4ص148حدیث1322)

☆ وجداللہ کے خوف (Fear) سے بھی ہوتا ہے توجب انسان اللہ کے خوف سے وجد میں آجائے تو یقیناً اس کے گناہ اس طرح ختم ہوتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے گرتے اور ختم ہوتے جاتے ہیں۔

﴿(12)عن ابی هریرة رضی الله عنه قال:قال رسول الله ﷺان الله قال من عادی لی ولیافقد آذنته،بالحرب.(صحیح بخاری باب التواضع)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی تو میں اسے جنگ کا چیلنج دیتا ہوں (صحیح بخاری شریف، التواضع، حدیث نمبر6502)

☆ حقیقی وجدوتواجد کرنے والے بھی اللہ کے دوست ہیں لہذا کوئی بھی ان لوگوں پر نہ تو انگلی اٹھائے، نہ برا بھلا کہے، نہ اعتراضات کرے اور نہ ہی دل میں عداوت رکھے۔ پھر بھی اگر جان بوجھ کر کوئی عداوت رکھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کیلئے تیار ہو جائے۔

☆ ان احادیث مبارکہ سے وجد بہت ہی پیارے انداز میں ثابت ہوا۔ حقیقی وجداور تواجد کے ثابت ہونے سے یہ مراد نہیں کہ بس وجداور تواجد ہی کرتے رہیں اور کچھ نہ کریں۔ بلکہ فرائض شرعیہ (مثلاً نماز ،روزہ، زکوٰۃ اور حج) پر لازمی عمل کرنا ہے اور حضور علیہ السلام کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنی ہے، پیار، محبت اور اخوت کو بھی اپنے اندر پیدا کرنا ہے اسی طرح نفرتوں سے بھی دور رہنا ہے۔ آج امت مسلمہ کو ان چیزوں کی بے حد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عمل عطا فرمائے۔ (آمین)



وجد علماء، فقہا اور صوفیاء کے اقوال کی روشنی میں

☆ صوفیاء، فقہا اور علماء ربانیین نے بھی وجد اور تواجد کے بارے میں بہت سارے اقوال ارشاد فرمائے ہیں اور یاد رہے یہ حضرات کوئی آج، کل کے نہیں بلکہ کئی کئی سو سال پہلے کے ہیں۔

﴾ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 110ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

وجد ایک راز ہے جو دل میں رکھا گیا ہے۔ جب حرکت میں آتا ہے تو وجد طاری ہو جاتا ہے۔ (ولیوں کے حالات: ص 33 میر محمد کتب خانہ)

﴾ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 179ھ﴾ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ﴿241ھ﴾ سے کسی نے پوچھا کہ جو لوگ سماع اور وجد کرتے ہیں اُن کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

دونوں اماموں نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو کہ کچھ دیر اپنے خالق و مالک (محبوب حقیقی) کی معیت میں خوشی کرتے ہیں اور یہ حالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو حاصل ہوتی ہے۔ (رسالہ غفاریہ، راہ حقیقت: ص 151، اقتباس تقریر طاہر القادری صاحب، نزھۃ المجالس: ج 1: ص 58)

☆ سوال کرنے والوں کے سوال کرنے سے معلوم ہوا کہ وجد کی کیفیت کوئی آج کی ایجاد نہیں بلکہ آج سے کئی سو سال پہلے بھی تھی۔ تب ہی تو سوال کیا گیا۔ اور وجد کرنے والے کو پکڑنا نہیں چاہیے بلکہ چھوڑ دیں تاکہ وہ اس خوشی کو صحیح طرح حاصل کر سکے کیونکہ اگر وجد کرنے والے کو وجد کے دوران پکڑا جائے تو وجد کی کیفیت ختم ہونے کے بعد اس کو جسم میں درد محسوس ہوتا ہے اور اگر کسی کو وجد کرنے والے سے اس حالت کے دوران کوئی تکلیف پہنچے تو وہ برا نہ مانے کیونکہ وجد کرنے والا اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔

﴾ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی تقریباً 470ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

وجد کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ وہ غم ہے جو محبت میں ملتا ہے اس لئے بیان سے باہر ہے نیز وجد طالب اور مطلوب کے درمیان ایک راز ہے۔ وجد عارفوں کی صفت ہے۔ تواجد، وجد لانے میں ایک تکلف ہوتا ہے اور یہ انعامات و شواہد حق کو دل کے حضور پیش کرتا ہے اور محبوب کے وصال کا خیال آتا ہے۔ یہ کام جواں مردوں کا ہے (کشف المحجوب)

﴿آپ فرماتے ہیں کہ

وجد ایک باطنی کیفیت ہے جو طالب و مطلوب کے درمیان ہوتی ہے۔ وجد کی کیفیت لفظ اور عبارت میں نہیں آسکتی۔ (کشف المحجوب: ص 621 مکتبہ اسلامیہ)

﴿ابی اسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الھروی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 481ھ﴾ (جو کہ شیخ الاسلام حضرت علامہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن انصاری رحمۃ اللہ علیہ بانی الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیہ کے آباؤ اجداد میں سے ہیں) آپ نے اپنی کتاب منازل السائرین میں وجد کے موضوع پر ایک قرآنی آیت پیش کی ہے کہ

وربطنا علی قلوبہم اذ قاموا (سورۃ الکہف آیت 14)

اور اس کے بعد آپ نے وجد کی تین اقسام کو بھی بیان کیا ہے۔ تفصیلات (منازل السائرین: ص 34)

وجد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

﴿امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 505ھ﴾ جو چاروں مذاہب میں مقبول شخصیت ہیں حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

﴿الوجد وارد حق جاء یزعج (یمیل) القلوب الی الحق

ترجمہ:۔ وجد اللہ کی طرف سے ایسا ایک حقیقی وارد (کیفیت) ہے جو دلوں کو اللہ کی طرف مائل کرتا ہے (احیاء العلوم ج:2 ص 390)

﴿الوجد عبارۃ عما یوجد عند السماع

ترجمہ:۔ وجدان احوال کا نام ہے جو سماع (اور نعت خوانی) میں سالکوں پر وارد ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم ج 2 ص 390)

﴿ابو سعید بن اعرابی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ

الوجد رفع الحجاب ومشاھدۃ الرقیب وحضور الفہم وملاحظۃ الغیب ومحادثۃ السرو ایناس المفقود

ترجمہ:۔ وجد حجابات اٹھ جانے، محبوب حقیقی کے مشاہدہ کرنے، فہم اور سمجھ کے حاضر رہنے اور پوشیدہ

چیز (شریعت وطریقت کے رموز واسرار) ملاحظہ کرنے، راز کی بات چیت کرنے، کھوئے ہوئے (محبوب) سے مانوس ہونے کا نام ہے (احیاء العلوم: ج2 ص390، الاملاء: ص541)

﴾ عمر بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

لا یقع علی کیفیة الوجد عبارة لا نه سر الله عند عباد المؤمنین المؤقنین

یعنی وجد ایسی حالت شریفہ ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ یہ اللہ اور اسکے کامل مومن بندوں کے درمیان راز (Secrecy) ہے۔ (احیاء العلوم: ج2 ص390)

﴾ اس سے آگے فرماتے ہیں کہ

الوجد عبارة من حالة یثمر ها السماع و هو وارد حق جد ید عقیب السماع یجده المستمع من نفسه

ترجمہ:۔ وجد ایسی حالت کو کہا جاتا ہے۔ جو کہ نعت خوانی سے پیدا ہوتی ہے۔ نعت سننے والا اس وارد حق کو اپنے اندر پاتا ہے (احیاء العلوم: ج2 ص391)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ

الوجد الحق هو ینشأمن فرط حب الله تعالی وصد ق ارادته و شوق الی لقائه

ترجمہ:۔ وجد حق اللہ تعالیٰ سے کامل محبت اور سچی ارادت اور اللہ جل شانہ سے ملاقات کے شوق کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم: ج2 ص396)

﴾ آپ وجد کی حالت میں کپڑے پھاڑنے کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ:۔ یہ بات بعید نہیں ہے کہ وجد اس قدر غالب ہو جائے کہ اپنے کپڑے پھاڑے سکر اور وجد کے غلبے کی وجہ سے اور اپنی حالت کو سمجھے بھی نہیں یا سمجھتا ہے مگر مجبور شخص کی طرح بن جائے اپنے نفس پر قدرت (کنٹرول) نہ ہو۔ (احیاء العلوم الدین: ج2 ص407)

﴾ آپ مزید رقص کے اثبات میں یہ فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ رقص اور خوشی شوق کی وجہ سے صادر ہوتی ہے اس کا حکم سب کے ساتھ متعلق ہے۔ اگر خوشی جائز اور

نیک ہوتو رقص بھی اسے بڑھادیتا ہے تو اس طرح کا رقص بھی محمود اور اچھا ہے۔ اگر خوشی مباح ہوتو رقص بھی مباح اگر خوشی ناجائز ہوتو رقص بھی مذموم ہوگا۔ (احیاء العلوم: ج:2 ص406)

﴾ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تواجد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

التواجدالمتکلف فمنه مذموم وهو الذی یقصد به الریاء واظهار الاحوال الشریفة مع الافلاس عنها ومنه ماهو محمود وهو التوصل الی استد عاء الاحوال الشریفة واکتسابها واجتلابها بالحیلة فان للکسب مد خلافی جلب الاحوال الشریفة ولذ لک امررسول اللّٰه ﷺ من لم یحضره البکاء فی قرآء ة القرآن ان یتباکی ویتحازن فان هذه الاحوال تتکلف مباد یها ثم تحقق او اخرها

ترجمہ: تکلفاً وجد ظاہر کرنا بعض اوقات مذموم ہے مثلاً اس کا مقصود ریا کاری ہو اور اس کا مقصد احوال شریفہ کا ظاہر کرنا ہو حالانکہ وہ شخص احوال شریفہ سے عاری ہو اور بعض تکلف اچھے ہیں نیک ہیں جو کہ تکلفاً کرتا ہے۔ تو یہ احوال شریفہ حاصل کرنے کیلئے حیلہ اور تدبیر کے ذریعے اسکو ذریعہ بناتا ہے اور اچھی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ کسب (کمانا) ہے کہ احوال شریفہ اسے حاصل ہو جائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پاک پڑھتے وقت جس کو رونا نہ آئے اسے چاہئے کہ تکلفاً اپنے آپ کو غمزدہ ظاہر کرے۔ اس لئے یہ احوال شریفہ ابتداء میں تکلفاً کئے جاتے ہیں اور بعد میں حقیقتاً حاصل ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم :ج:2:ص:395)

﴾ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وجد کے بارے میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ

رقص مباح ہے کیونکہ حبشی لوگ مسجد النبی ﷺ میں رقص کررہے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں دیکھا (کیمیاء سعادت :ص362)

﴾ اور جب حضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حجل فرمایا۔ جو لوگ وجد کو حرام جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ (کیمیائے سعادت :ص377)

﴾امام غزالی فرماتے ہیں کہ
جو صوفیہ کرام کے احوال اور وجد کا منکر ہے دراصل کم ظرفی کی وجہ سے انکار کرتا ہے۔ ایسے کم ظرف کی مثال مخنث یعنی ہیجڑے (Eunuch) جیسی ہے۔ جو جماع کی لذت باور نہیں کر سکتا کیونکہ اسکا تعلق قوت شہوت سے ہے، جب اس میں قوت شہوت پیدا نہیں کی گئی تو وہ اسے کیسے جان سکتا ہے۔ یونہی اگر نابینا سبزہ زار اور بہتے پانی کے نظارے کا انکار کرے تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے، کیونکہ وہ بینائی سے محروم ہے کیسے دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح بچہ حکمرانی اور فرمان روائی کی لذت سے انکاری ہے تو تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ وہ تو کھیل کود میں مست ہے اسے حکومت اور سلطنت چلانے سے کیا واسطہ۔ صوفیہ کرام کے احوال مواجیہ کا انکار کرنے والے دانشور مولوی وغیرہ ہوں یا عام عوام سب بچوں کی طرح ہیں کیونکہ جس چیز کو انھوں نے نہیں پایا اس کا انکار کر رہے ہیں۔ جو شخص تھوڑا بھی دانا ہے وہ ضرور اقرار کرتے ہوئے کہے گا کہ مجھے یہ حال حاصل نہیں لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ صوفیاء کرام کو یہ احوال و مواجیہ ضرور حاصل ہوتے ہیں۔ تو ایسا شخص کم از کم ان احوال پر ایمان رکھتا اور جائز کہتا ہے۔ لیکن جو شخص دوسرے کیلئے بھی اس چیز کو محال جانے جو اسے حاصل نہیں ہے۔ ایسا شخص دراصل ان لوگوں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
واذ لم یھتد وا به فسیقولون ھذا افک قدیم (سورہ احقاف آیت 11)
ترجمہ: اور جب کہ ان کو اس راہ کی واقفیت نہ ہو سکی تو عنقریب کہیں گے یہ جھوٹ وافتراء ہے۔
(کیمیاء سعادت، رکن دوئم، فصل 8، ص 367)
☆ اگر کسی کو یہ حالت نصیب نہ ہو تو کسی دوسرے کیلئے اس کو محال (Impossible) نہ سمجھے بلکہ کم از کم اس پر ایمان رکھے۔

﴾اس حالت میں بہت ساری چیزیں دکھائی جاتی ہیں ممکن ہے کہ فرشتوں کی مقدس ذاتیں اور انبیاء کی ارواح کا ان پر کشف ہو۔ یہ کشف آدمی کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ (کیمیاء سعادت: ص 371)
☆ اس کیفیت میں وجد کرنے والے کو اُن چیزوں کا مشاہدہ ہوتا ہے جن کا عام حالت میں مشاہدہ ممکن نہیں۔
﴾کوئی بھی فنا کا انکار نہ کرے کیونکہ اس وقت وہ، وہ نہیں ہوتا جو نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ فنا ہو چکا ہوتا

ہے۔ اسکے سامنے اللہ تعالیٰ اور اسکے ذکر کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا جیسے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 309ھ﴾ سے منقول ہے:۔

من نمی گویم انا الحق یار می گوید بگو

ترجمہ:۔ میں نہیں کہتا کہ میں حق ہوں بلکہ میرا یار (محبوب حقیقی) کہتا ہے کہ کہو۔

(کیمیاء سعادت: ص373)

☆ یہ راز و نیاز کی باتیں ہیں۔ ان کو تسلیم کرنا عقل کے بس کی بات نہیں، بلکہ عشق ہی تسلیم کر سکتا ہے۔ لہذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ محبوب حقیقی سے عشق کریں جو 70 ماؤں سے بھی زیادہ ہم سے محبت کرتا ہے مگر افسوس آج ہم اس کو بھول گئے ہیں جو ہم کو کبھی بھی نہیں بھولتا اس کی رحمت پکار پکار کر کہتی ہے آؤ میری طرف مگر ہم دور ہی بھاگتے رہتے ہیں۔ دنیا اور دنیا والوں سے عشق کرتے ہیں جو کسی کام کا نہیں۔ پنجابی کا کیا خوب شعر ہے کہ

اٹھ بھلیا یار منالے نئی تے بازی لے گئے کتے۔

ترجمہ:۔ اپنے حقیقی یار کو منالو ورنہ ہم سے تو یہ کتے بازی لے گئے۔

☆ کتے کم از کم اپنے مالک سے بے وفائی نہیں کرتے لیکن ہم آج بے وفا ہو گئے ہیں۔ میرے پیارے بھائیو آج بھی وقت ہے اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنے حقیقی محبوب کو منالیں اور اس کے بن جائیں۔ آخرت تو ہماری ہو گی ہی بلکہ دنیا بھی ہماری ہو جائے گی۔ آزما کر دیکھ لیں۔

﴾ تواجد اگر ریا کیلئے ہو تو عین نفاق ہے اور اگر اچھی نیت سے وجد کی کیفیت کو پانے کیلئے ہو تو نفاق نہیں یعنی جائز ہے۔ (کیمیاء سعادت: ص375)

﴾ تواجد روا ہے یعنی رقص مباح ہے (کیمیاء سعادت: ص377)

☆ جو دکھاوے کیلئے نہ ہو یعنی حقیقی رقص کرنا جائز ہے۔

﴾ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿متوفی 561ھ﴾ جو کہ حنبلی تھے آپ نے بھی وجد اور حال کا اثبات کیا ہے۔ آپ نے فتوح الغیب میں لکھا ہے کہ صوفی کیلئے آٹھ (8) خصلتیں ہونی چاہئیں۔ ایک ان

میں سے وجد بھی ہے۔

﴾ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 606ھ﴾ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ

جذبة من جذ بات الرحمٰن خير من عبادت سبعين سنة

ترجمہ۔ جذبات رحمانی میں سے ایک جذبہ 70 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (تفسیر رازی المعروف تفسیر کبیر: جز:29 ص388)

﴾ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 632ھ) نے وجد کے بیان میں فرمایا ہے

واعلم ان للباكين عندالسماع مواجيد مختلفة فمنهم من يبكى خو فاو منهم من يبكى شوقا ومنهم من يبكى فرحا ՚

ترجمہ:۔ جان لو کہ سماع (اور نعت خوانی) میں رونے کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں بعض خوف سے روتے ہیں بعض خوشی اور بعض شوق سے روتے ہیں۔ (عوارف المعارف باب:24: ص:345 مدینہ پبلشنگ کمپنی)

﴾ مزید فرماتے ہیں کہ سماع کے وقت میں وجد کی مختلف قسمیں ہیں جیسے رونا، کپڑے پھاڑنا چیخیں مارنا وغیرہ۔ آپ لکھتے ہیں کہ

՚ سئل ادهم رضى الله تعالى عنه عن وجدالصوفية رحمة الله تعالى عليهم عندالسماع فقال يتنبهون للمعانى التى تغرب عن غير هم فيشير اليهم الى (اى هلموا الى) فيتنعمون بذ لک من الفرح ويقح الحجاب للوقت فيعود ذلک الفرح بكاء فمنهم من يمزق ثيابه ومنهم من يبكى ومنهم من يصيح

ترجمہ: حضرت ادھم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے وجد صوفیاء کے بارے میں پوچھا گیا کہ سماع کے وقت میں وجد کی کیا حالت ہوتی ہے؟ تو حضرت ادھم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ اہل تصوف ایسی معنویت کو بیدار کرتے ہیں جو دوسرے لوگوں سے پوشیدہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری طرف متوجہ ہو جاؤ تو وہ بہت خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی حجاب (معنوی) کچھ وقت کیلئے رونما ہوتا ہے تو وہ خوشی میں روتے ہیں تو ان

میں سے کچھ وہ ہیں جو کپڑے پھاڑتے ہیں کچھ وہ ہیں جو روتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو چیخیں مارتے ہیں۔(عوارف المعارف: باب22 ص324 مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

﴾ آپ مزید فرماتے ہیں کہ

الوجد وارد یرد من الحق سبحانہ

ترجمہ:۔وجد اللہ تعالیٰ کی جانب سے وارد ہونے والے فیض (Inspiration) کا نام ہے۔(عوارف المعارف باب62 ص697 مدینہ پبلشنگ)

﴾ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿متوفی 633ھ﴾ کا قول مبارکہ ہے کہ

آنجا کہ زہدان بہزار اربعین — رسند مست شراب عشق بہ یک آہ میرسند

ترجمہ: جہاں زاہد ہزار چلوں سے پہنچتے ہیں — شراب عشق کے مست اک آہ میں پہنچتے ہیں۔

☆ حقیقی عاشق جو ہر وقت اپنے محبوب حقیقی (Allah) کی یاد، محبت اور عشق میں محو رہتے ہیں۔ جب وہ آہ کرتے ہیں تو اس مقام پر پہنچتے ہیں جہاں زاہد بہت بعد میں پہنچتا ہے۔

﴾ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 672ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

درس شان آشوب و چرخ و زلزلہ — نی زیادہ و نہ باب وسلسلہ

ترجمہ:۔اللہ کے عاشقوں کا درس آنسو بہانا اور لرزنا کپکپی طاری ہونا ہے۔ کتاب زیادہ کے نوابواب نہ پڑھنے ہوتے ہیں اور نہ درس کا سلسلہ ہوتا ہے (مثنوی شریف دفتر چہارم)

☆ اس کے علاوہ مولانا رومی کے اس موضوع پر اور بھی اشعار ہیں۔ مثنوی شریف کا مطالعہ ضرور کریں اور اگر دل کی آنکھوں سے کریں تو کیا ہی اچھی بات ہے۔

وجد امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

﴾ مفسر، محدث، فقیہ اور ادیب وصوفی حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 911ھ﴾ جو کہ چاروں مذاہب میں مقبول ہیں خود شافعی ہیں اپنی کتاب (الحاوی للفتاوی المتعلقة بالتصوف)

تصوف کے متعلق باب میں وجد، رقص، سماع اور مجالس ذکر، قیام ذکر کے اثبات میں یوں رقم طراز ہیں، ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

سوال: ترجمہ:۔صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت جو کہ ذکر کیلئے جمع ہوئے ہوں اور پھر ایک شخص اس جماعت سے اٹھے جو کہ ذکر کرنے والا ہو اور یہ حال اس سالک رحمۃ اللہ علیہ پر حصول کی وجہ سے ایک حالت طاری ہو جائے، پس یہ کام اس سالک یعنی مغلوب الحال کا اگر اختیار کے ساتھ ہو یا کہ بغیر اختیار ہو، تو جواز رکھتا ہے کہ نہیں؟ اور کونسا شخص اسے منع کر سکتا ہے؟

الجواب:۔آپ جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ

اس سالک کے معاملے کا کسی قسم کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔یہی سوال شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی سے ہوا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کام میں اس سالک سے کسی قسم کا انکار نہیں اور کسی کو منع بھی نہیں کرنا چاہیے اور منع کرنے والے کو سختی سے روکنا چاہیے اور تعزیر کرنا (سزادینی) چاہیے اور اسی مسئلے کا علامہ برہان الدین انباسی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تو انکا جواب بھی یہی تھا۔کہ اس مغلوب الحال کا جو منکر ہے وہ محروم اور بدنصیب ہوا۔یہاں تک کہ جواب کے آخر میں یہ فرمایا ہے کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ کے حال کو تسلیم کرنے میں ہی سلامتی ہے۔اور اسی طرح بعض ائمہ حنفیہ و مالکیہ نے بھی اس سوال کا بغیر کسی مخالفت کے اسی طرح جواب دیا ہے (الحاوی للفتاوی باب المتعلقۃ بالتصوف (عربی) ص 640)

☆ معلوم ہوا کہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ذکر کرنے والوں کو قیام اور تواجد سے منع کرے اور اگر کسی نے منع کیا تو اس کو تعزیر یعنی سزادینی (Castigat) چاہیے یا اسے مارنا چاہیے۔تو منکرین اپنے بارے میں سوچیں۔وجد اور حال والا سالک عارف مغلوب الحال ہے منکرین فیض الٰہی سے محروم (Destitude) ہیں۔خود انہوں نے اس حال کا مزہ اور باطنی لذت نہیں پائی۔اس لئے دوسرے اہل اللہ کا انکار کرتے ہیں۔تو اب منکرین اپنی محرومیت کے بارے میں بھی سوچیں۔

﴿ شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 974ھ﴾ سے کسی نے سوال کیا کہ صوفیاء کا رقص اور تکلف سے وجد کرنے کی کوئی اصل ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کی اصل ہے کہ حضرت جعفر

رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے رقص کیا (آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا) (فتاوی حدیثیه مصریه:ص212)

﴾علامہ احمد بن ابی سعید المعروف ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1130ھ﴾ رقص کے جواز پر دلیل تحریر فرماتے ہیں کہ

' والرقص ومما يو كد جواز الرقص ماذ كرفي مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللّٰه تعالی عنه قال اتيت النبی ﷺ اناو جعفر وزيد فقال عليه السلام لزيد انت مولای فحجل وقال لجعفر انت اشبهت خلقی وخلقی فحجل ثم قال لی انت منی فحجلت والحجل رقص خاص والعام جزء الخاص فاذا جاز نوع من الرقص جاز مطلقه۔الخ '

ترجمہ:اور رقص کی بابت جس سے اس کی تائید ملتی ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مسند میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ میں اور زید اور جعفر حضور ﷺ کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور آپ نے زید کو فرمایا انت مولائی پس انھوں نے حجل کیا (رقص میں آئے) پھر آپ نے جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا: اشبهت خلقی وخلقی تو اس پر حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے حجل کیا اور پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ انت منی تو آپ کے فرمانے سے میں نے بھی حجل کیا (رقص کیا) اور رقص خاص ہے اور عام خاص کی جز ہوا کرتی ہے جب نوع رقص کا جواز ملا تو مطلق رقص بھی جائز ہوا۔(وجيز الصراط :ص:140)

وجد امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

﴾سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ﴿متوفی 1034ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

اے فرزند ولوله عشق و طنطنه محبت و نعرهائے شوق انگیز وصیحه هائے درد آمیز و وجد و تواجد و رقص و رقاصی همه در

مقامات ظلال است ودر آوان ظهورات وتجلیات ظلیه

ترجمہ: اے بیٹے عشق کے شوراورولولہ اورمحبت اورشوق سے بھرے ہوئے نعرے اوردرد کی چیخیں اور وجدتواجداوررقص یہ تمام حالات ظلال کے مقام میں آتے ہیں۔ظلی تجلیات کے ظہور کے وقت یہ وارد ہوتے ہیں۔(مکتوبات شریف: مکتوب302: ج1 ص640)

﴾آپ وجداورحال کے اثبات میں مزید فرماتے ہیں۔

’ والعروج الی حضرت الذات لایتصور الابالسیر الا جمالی فی الصفات والاعتبارات ومن وقع سیره فی الاسماء بالتفصیل حبس فی الصفات والاعتبارات ولم یزل منه الشوق والطلب ولم یفارق عنه الوجد والتواجد فاصحاب الشوق والتواجد لیسوا لااصحاب التجلیات الصفاتیة (فی عامة الحالات) ولیس من التجلیات الذاتیة لهم نصیب ما داموافی الشوق والوجد ’

ترجمہ: حضرت ذات کی طرف عروج روحی کرنا تصور میں نہیں مگر صفات اوراعتبارات کے ساتھ وہ بھی اجمالی عروج کرنا جس کی سیر اسماء وصفات میں تفصیلی واقع ہوتو وہ صفات اوراعتبارات میں بند ہو جاتا ہے ہمیشہ اس کے شوق طلب میں رہتا ہے۔اس کے ساتھ ہمیشہ وجداورتواجد میں رہتا ہےاور تجلیات صفات والی عام حالت میں ہوتے ہیں اور تجلیات ذاتیہ میں ان کا نصیب نہیں ہوتا۔

(مکتوبات شریف مکتوب26:ج:1:ص:73)

﴾شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ﴿متوفی1052ھ﴾فرماتے ہیں کہ

صاحب وجداپنے حال میں ڈوب جاتا ہے۔اس حال میں اسے اپنے اوپراختیارنہیں رہتا اس حال میں وہ مجنون کے حکم میں ہے۔اگرواقعی اس کی ایسی حالت ہوتواس کے افعال کا اعتبارنہیں اورنہ ہی اس پراحکام جاری ہوتے ہیں۔رقص وغیرہ افعال بھی اسی زمرے میں آتے ہیں، پس معذور پر کوئی اعتراض نہیں چونکہ اسے اپنی حرکات پر کنٹرول نہیں۔(تعارف فقہ وتصوف:ص172 مکتبہ قادریہ لاہور)

﴾حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ﴿متوفی 1141ھ﴾ (شاگرد صاحب نور الایضاح)
تحریر فرماتے ہیں۔

' ولا شک ان التو اجد وھی تکلف الوجد واظھار ہ من غیر ان یکون لہ وجدحقیقۃ فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی وھو جائز بل مطلوب شرعا قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم ' (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ)

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تواجد تکلفاً وجد ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ حالانکہ اسے حقیقی وجد حاصل نہ ہو تو اس میں حقیقی اہل وجد کے ساتھ مشابہت ہو تو یہ جائز بلکہ مطلوب شرع ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کی مشابہت کرے وہ ان میں سے ہوگا۔ (حدیقۃ الندیہ :ج:2:ص:525)

﴾آپ مزید فرماتے ہیں کہ

' ان التو اجد یتکلف الوجد فی نفسہ من غیر حقیقۃ الوجدلا باس بہ من قبیل التشبیہ بالصلحین محبۃ فیھم ورغبۃ فی التزی بزیھم و تکلف الاخلاق با خلاقھم '

ترجمہ: یقیناً تواجد تکلف کے ساتھ وجد ہے، جو کہ حقیقی وجد نہیں ہے۔ اس میں گناہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ نیک لوگوں کے ساتھ مشابہت ہے اور نیک لوگوں کی محبت کیوجہ سے ان کے اطوار، اختیار کرتے ہیں اور تکلفاً ان کے اخلاق و اطوار، اختیار کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ مطلوب ہے۔ (حدیقۃ الندیہ:ج:2:ص:208)

☆ معلوم ہوا کہ اچھی نیت کے ساتھ تواجد (ناچنا، رقص کرنا) جائز ہے۔

﴾ایک اعتراض کے جواب میں علامہ عبدالغنی نابلسی فرماتے ہیں۔

' سمعت عن ینتقد علی فقرآء الصوفیۃ فی زماننا انہ قال :لو رایناہ

یتواجد منهم نغرزه بسملة و نحو ها من ابرة الحديد فان احس بهافهو كاذب فى وجده وهذه حماقة وجهالة وعداوة لفقرآه طريق الله واضحة ولو غرز النبى ﷺ بابرة فى وقت نزول الوحى عليه و غيبة عن عالم الحس بالكلية لتالم بذ لك ووجد الوجع منه مع كمال صدقه فى حاله.

ترجمہ: میں نے اپنے زمانے میں منکرین اہل تصوف سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم کسی کو وجد و تواجد کی حالت میں دیکھیں تو اس کے بدن میں کیل یا کوئی نوکدار چیز (Acute) وغیرہ چبودیں گے، اگر اس کو تکلیف محسوس ہوئی تو وہ جھوٹا ہے۔ حالانکہ منکرین کا یہ قول مبنی بر حماقت و جہالت ہے اور فقراء طریقت کے ساتھ واضح عداوت ہے اس لئے کہ اگر حضور ﷺ کے بدن مبارک میں بھی وقت نزول وحی سوئی چبوئی جائے (معاذ اللہ) جو کہ اس وقت عالمِ حس سے بالکل غائب ہوتے ہیں تو آپ بھی درد اور تکلیف پائیں گے۔ حالانکہ آپ ﷺ اپنے حال میں کمال طور پر صادق ہیں۔ (حديقة الندية :ج:2:ص:208)

☆ جو شخص وجد کرنے والوں کے ساتھ اس قسم کی حرکات کرے وہ بہت ہی نامراد اور بدنصیب (Unfortunate) ہے اور اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ آپ کی اس حرکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور دنیا و آخرت میں پریشانی اٹھانی پڑ جائے۔ لہذا، اگر کسی کو یہ سعادت نصیب نہیں تو دوسرے کو پریشان نہ کرے ویسے بھی کسی انسان کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

اور کچھ لوگ وجد کرنے والوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ڈھونگ (دکھانے کیلئے) کرتے ہیں۔ اِن حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ کو کیا معلوم کہ وہ ڈھونگ کر رہے ہیں، دلوں اور نیتوں کا حال تو اللہ جانتا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ اچھی نیت سے وجد یا رقص کر رہے ہوں، اور اگر ایسا ہوا تو اسکا مطلب آپ نے ان کی غیبت (Backbite) کی، بہتان لگایا اور اُنکے بارے میں برا گمان کیا جو کہ ناجائز ہے اور اگر واقعی وہ ڈھونگ ہی کر رہے ہوں تو خود ہی گنہگار ہوں گے۔ آپ کو کسی کے بارے میں بدگمانی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مثبت سوچ عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿ حضرت شیخ شہاب الدین احمد زہری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فقراء طریقت کے ذکر کے وقت میں سر برہنہ رہنے کے عذر میں اشعار تحریر کئے ہیں کہ

ترجمہ:۔ لوگ مجھے سر ننگا رہنے پر ملامت کرتے ہیں حالانکہ میں اس بات کا معترف ہوں کہ مجھے اس پر اجر ملتا ہے اسلئے کہ سر ننگا رہنے سے میرا مقصد عاجزی کا اظہار کرنا ہے جو کہ اہل نظر کی نظر میں بیش قیمت مقصد ہے (حدیقة الندیه ج2ص523تا525)

﴿ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1252ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

تحقیق اور دلائل کے لحاظ سے اس مسئلے کا قطعی جواب صاحب عوارف المعارف مصنف احیاء العلوم اور علامہ ابن کمال پاشا رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وہ فرماتے ہیں کہ وجد اور تواجد میں کوئی گناہ نہیں اگر یہ خالص رضاء الہی کے لئے ہو اور جو عارفین باللہ ہیں اور ہمیشہ نیک کام کرتے ہیں اور ایسے سالکین جو اپنے آپ کو اعمال قبیحہ سے بچاتے ہیں اور جب عشق الہی ان پر غالب آجاتا ہے تو یہ لوگ بے ہوش ہو کر گر جاتے ہیں اور محبت الہی میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ (فتاوی شامی: ج1ص337)

﴿ آپ مزید لکھتے ہیں کہ

والتحقیق القاطع للنزاع فی امرالرقص والسماع یستدعی تفصیلاذکره فی عوارف المعارف واحیاء العلوم و خلاصة ماا جاب به العلامة الخریر ابن کمال بادشاه رحمة الله تعالی علیه بقوله الوجدان حقیقتا من حرج ولا التمائل ان اخلصت من باس فقمت تسعی علی رجل وحق لمن دعاه مولاه ان یسعی علی الراس الرخصة فیما ذکر من الاوضاع عندالذکروالسماع للعارفین ۔الخ

ترجمہ: رقص اور سماع کے مسئلہ کے بارے میں قطعی تحقیق تفصیل طلب ہے۔ جو کہ عوارف المعارف اور احیاء العلوم میں ذکر کی گئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو علامہ کمال پاشا نے اپنے قول میں ذکر کیا ہے کہ حقیقی تواجد میں گناہ نہیں اور اسی طرح تمایل (ہلنا جھلنا) اور جسم کو حرکت دینے میں کوئی گناہ نہیں جب کہ اس

میں ریا کاری نہ ہو۔ جگہ سے اٹھنا اور ایک پاؤں پر بھاگنا۔ حالانکہ جسے آقا اپنی جانب بلائے اسے حق ہے کہ سر کے بل حاضر ہو۔ مذکورہ اعضاء سماع اور ذکر کے وقت حرکت دینے کی اجازت ہے۔

(فتاوی ردالمختار للشامی :ج:3:ص:337: قبیل باب البغات)

﴾ علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ہم صادق سادات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں زبان درازی نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ تمام اخلاق رزیلہ (Rude) سے مبرا ہیں۔ یہ پاک باطن لوگ ہیں۔ امام طائفتین سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ﴿متوفی 297ھ﴾ سے کسی نے سوال کیا کہ بعض صوفی ایسے ہیں جو تواجد کرتے ہیں۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے عشق میں انہیں چھوڑ دو کہ خوش ہوں اس لئے کہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ طریقت نے ان کے دل پھاڑ دیئے ہیں اور مصیبتیں برداشت کرتے ہوئے ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اب ان کے حوصلے تنگ ہو گئے ہیں۔ آہ کے ساتھ سانس لیتے ہیں ان پر کوئی حرج نہیں۔ اس حالت کی دائمیت کے لئے اگر تمہیں ان کی حالت حاصل ہو جائے اور انوار و تجلیات کا مزہ حاصل ہو جائے تو ان کی چیخوں اور نعروں میں تم بھی شامل ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالو۔ تم ان کو چیخیں مارنے اور کپڑے پھاڑنے میں معذور سمجھو۔

﴾ جلیل القدر فقیہی علامہ مفتی سید احمد طحطاوی حنفی مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے وجد رقص، سماع اور مجالس ذکر کے بارے میں اس طرح تحریر فرمایا کہ

'ومن الفقهاء رحمة اللّٰه تعالى عليهم من لم يمنع الرقص حيث وجدلذة الشهودفغلب عليه الوجد واستدل بماوقع لجعفر ذى الجناحين رضى اللّٰه تعالى عنه لما قال له النبى ﷺ اشبهت خلقى وخلقى فحجل اى مشى على رجل واحدة وفى رواية رقص من لذة هذا الخطاب ولم ينكر عليه النبى ﷺ وجعل ذلك اصلالجواز رقص الصوفية رحمةاللّٰه تعالى عليهم عند مايجد ونه من لذة الوجد فى مجالس الذكروالسماع وفى

التاتار خانية مايدل على جوازه للمغلوب الذى حركاته كحركات المرتعش وبهذا افتى البلقينى رحمة اللّٰه تعالى عليه وبرهان الدين الانباسى رحمة اللّٰه تعالى عليه ۔

ترجمہ: بعض فقہاء کرام رقص سے نہیں روکتے جب شہود کا مزہ پاتے ہیں جب سالک پر وجد کا غلبہ آ جائے تو فقہاء کرام اس حدیث تقریری سے استدلال کرتے ہیں۔ جعفر ذوالجناحین کو رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم اخلاق اور صورت میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔ اس خطاب کے سننے کے ساتھ حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہ ایک پاؤں پر بھاگنے لگے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس خطاب کی لذت سے رقص کرنے لگے۔ نبی ﷺ نے ان پر انکار نہیں کیا۔ یہ حدیث اہل تصوف کے رقص کے جواز کیلئے اصلاً دلیل ہوگئی۔ اور محافل ذکر و سماع میں وجد کی لذت کی وجہ سے اس طرح کا حال صوفی پالیتا ہے۔ فتاوی تاتار خانیہ میں مغلوب الحال سالک کیلئے نماز کی حالت میں یا نماز سے خارج میں یہ حال اور چیخیں مارنا جائز لکھا ہے جب یہ حرکات مرتعش کی طرح غیر اختیاری ہوں اور مشابہت مجذوبین کی وجہ سے اختیاری حرکات کثیرہ کرتے ہیں تو اس کو تواجد کہتے ہیں تو اس طرح نماز میں کرنا جائز نہیں ہے اور نماز کے باہر جائز ہے جبکہ ریاکاری سے خارج ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار: 4: ص: 176 تا 177)

☆ نماز میں جان بوجھ کر کوئی حرکت کرنا جائز نہیں اور اگر غیر ارادی طور پر حرکات صادر ہوں تو جائز ہے کیونکہ اس میں وہ معذور ہے۔

﴾ علامہ خیر الدین رملی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوی خیریہ علی ہامش تنقیح الحامدیہ میں وجد کے بارے میں لکھا ہے

ترجمہ:۔ رقص میں فقہاء کرام کا کلام ہے بعض منع کرتے ہیں اور بعض منع نہیں کرتے ہیں کب؟ جب شہود لذت موجود ہو اور سالک پر وجد کی کیفیات طاری ہوں اور وہ دلیل کے طور پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا واقعہ جواز کی دلیل بناتے ہیں اور کئی علماء نے جواز کے دلائل دیئے ہیں جیسے علامہ بلقینی اور علامہ برہان الدین انباسی کے علاوہ حنفیوں اور مالکیوں نے بھی جواز (Authorization) کا فتوی دیا ہے (فتاوی خیریہ علی ہامش تنقیح الحامدیہ 2 ص 283)

☆اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ جب بعض علماء احناف اور بعض علماء مالکیہ سے وجد اور رقص کے بارے میں پوچھا گیا تو سب نے جواز پر فتوی دیا۔اسی طرح امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو کہ شافعی ہیں۔انہوں نے بھی جواز بلکہ استحباب کا حکم دیا ہے۔شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ﴿متوفی 561ھ﴾ جو کہ حنبلی تھے آپ نے بھی وجد اور حال کا اثبات کیا ہے۔

☆خلاصہ یہ ہوا کہ چاروں مذہبوں کے علماء،صوفیاء وجد اور حال کے اثبات کے قائل ہیں۔اور جن علماء نے منع کیا ہے وہ فاسق اور خلاف شرع متصوفہ کے رقص اور تماشہ اور لہو ولعب کیلئے کیا ہے جو بلا اختلاف چاروں مذہبوں میں حرام ہے اور امام قرطبی کی بھی یہی مراد ہے اور جہاں تک بات ہے حقیقی عارفوں اور متشرع اہل تصوف کے وجد اور حال کی تو وہ بالکل ثابت اور جائز (Permissible) ہے بلکہ نور عنایت الہی ہے

﴾علامہ حامد بن علی بن عبدالرحمن آفندی عمادی حنفی مفتی دمشق وشام رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین دوانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح ہیاکل نور کے حوالے سے لکھا ہے کہ

ترجمہ:۔انسان کبھی شرعی عبادات ادا کرنے کی وجہ سے پاکیزہ انوار کے لئے تیار بلکہ محققین اولیاء اپنے اندر پاکیزہ انوار ومستی کا مشاہدہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے وہ حرکات کا باعث بنتا ہے تو وہ حرکت میں لگ جاتے ہیں رقص اور تالیاں بجانا اسی طرح بھاگنا دوڑنا،اس طرح کی حرکتیں ان سے سرزد ہوتی ہیں کیونکہ ان پر انوار کا نزول ہوتا ہے یہاں تک کہ ان کا حال ختم ہو جاتا ہے اور عام سالکوں کا تجربہ اس پر گواہ ہے کہ یہ حرکات انوار کے نزول کے سبب کرتے ہیں۔جو برداشت نہیں کر پاتے۔(مغنی المستفتی عن سوال المفتی المعروف فتوی تنقیح حامدیه:ج2ص354:باب الحظر والاباحة)

﴾صاحب عین العلم لکھتے ہیں کہ

تواجد مذ موم لریآء لا لقصدالوصول الی الحقیقة

ترجمہ:۔تواجد دکھاوے کے لئے مذموم ہے حقیقت تک پہنچنے کیلئے مذموم نہیں بلکہ اچھا ہے(عین العلم :ص205)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ

الوجد صادق القلب من شوق و خوف و حزن وقلق و يجدى نقاء القلب و حصول العلم والمكاشفة و ربما لايمكن تعبير منه

ترجمہ:۔ وجد صادق دل کے احوال جیسے شوق، خوف، غم، پریشانی اور اضطراب کو کہا جاتا ہے۔ وجد دل کی صفائی کرتا ہے علم باطنی اور کشف اس سے حاصل ہوتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وجد کی تعبیر ہی ممکن نہیں رہتی (عین العلم: ص404)

حضرت عارف باللہ علامہ فقیراللہ صاحب حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ جب سالک ذکر کا تکرار کرتا ہے مذکورہ طریقے سے ہمیشگی کے ساتھ بعض اوقات اس پر عجیب حالات طاری ہوتے ہیں یہ حالات جذب کا مقدمہ ہیں۔ (قطب الارشاد: ص540)

حضرت سیدنا شاہ غلام علی دہلوی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے بار بار وجد اور تواجد کے اثبات کا ذکر کیا ہے مولانا خالد نقشبندی کے سارے مریدوں نے وجد اور حال اور جذبات میں بہت تائید کی ہے منکرین کے بارے میں کفر کا خطرہ سمجھا نقشبندیوں، چشتیوں، قادریوں، سہروردیوں اور مجددیوں کی معرفت (Insight) کی نشانی یہی بیان کی ہے کہ ان میں جذب ہوتا ہے۔ تفصیلات (مکاتیب شریفہ مکتوب109 ص225 تا227) میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ جو چاروں مذہبوں میں مقبول شخصیت ہیں ، وجد اور مختلف نعروں کے اثبات کے حق میں اس طرح لکھتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ میرے سید یوسف عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت نے سالک کے لئے جو آداب ذکر کئے ہیں وہ صاحب اختیار سالک کے حق میں ہیں اور جو مسلوب الاختیار ہوتے ہیں ان کو اسرار وارادہ کی وجہ سے چھوڑ دیں کبھی انکی زبان سے بے اختیار اللہ، اللہ، اللہ یا ہو، ہو، ہو یا لا، لا، لا وغیرہ یا بغیر حروف کے آوازیں نکلتی ہیں۔ (انوار قدسیہ: ج1ص39)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ

جو شخص سماع اور وجد کے اثرات سے انکار کرتا ہے تو یہ اسکی اپنی کوتاہ علمی ہے اس شخص کے پاس وہ علم نہیں جس کے ذریعے صوفیاء کرام کے احوال جان سکے۔ ایسے شخص کی مثال اس ہجڑے (نامرد) کی طرح ہے جو اپنی نامردی اور قوت شہوت کی عدم موجودگی کے باعث لذت جماع سے انکار کرے (انوار قدسیہ: ج1 ص185)

﴿ آپ اپنی دوسری کتاب الیواقیت والجواہر میں تحریر فرماتے ہیں کہ

حضور سرور کائنات ﷺ کو شب معراج میں بھی وجد ہوا حضور ﷺ کو وجد ہوا تو آپ ﷺ دائیں بائیں تمائل کرنے لگے آپ ﷺ خیالات ماسویٰ سے پاک تھے آپ ﷺ کا تمائل وجدانیہ تمائل چراغ کے مانند تھا جب اس پر لطیف ہوا چلے اور اسکو بجھائے بھی نہیں۔

☆ نوٹ:۔ ہر وجد کرنے والے کو وجد اسکے درجے (Status) کے مطابق ہوتا ہے آپ ﷺ اور صحابہ کرام کا وجد، انکے اپنے اپنے درجے اور کمال کے مطابق تھا اور خصوصاً آپ ﷺ کا وجد تو ہماری عقل اور شعور سے بالاتر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

﴿ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نفحات الانس میں نقل کرتے ہیں کہ

حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت میں کوئی کسی چیز پر فخر کرے گا اور کوئی کسی پر میں صاحب وجد وحال امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے سوز سینہ پر فخر (Exult) کروں گا۔

﴿ صاحب فتاویٰ بلخی جذب اور وجد کے بہت سے دلائل دینے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ

ولا ینکرھا الا احمق او مجنون

ترجمہ:۔ (اس حالت شریفہ سے) احمق اور مجنون کے علاوہ اور کوئی انکار نہیں کرتا۔ (فتاوی بلخی المسمی عیون النکات شرح شروط الصلوۃ: ص:131)



وجد، اعلیٰ حضرت اور علماء اہل سنت کی نظر میں

﴿ امام اہل سنت اعلی حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ﴿ متوفی 1340ھ ﴾ وجداور تواجد کے بارے میں فتاوی رضویہ میں نقلی وجداور تواجد کے خلاف بہت سارے دلائل دینے کے بعد فرماتے ہیں کہ

ہاں اگر مغلوبین صادقین بے تصنع و بے اختیار، یادِ محبوب پر وجد میں آئیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی جان سے بھی بے خبر ہوں، تو یہ دولت عظمیٰ ونعمت کبریٰ ہے۔ یہ حالت نہ زیرِ قلم، نہ عمل اور نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے۔ (فتاوی رضویہ: ج24 ص92، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

﴿ اس کے بعد شفاء العلیل سے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

ہمارا قول سچائی پر مبنی ہے، ہمارے سادات صوفیاء، گھٹیا عادات سے پاک ہیں اور نمائشی صوفیاء سے نہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ﴿ متوفی 297ھ ﴾ سے جب وجد کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو یہ اللہ تعالیٰ سے خوشی پاتے ہیں اور اگر تمہیں یہ حالت نصیب ہوتی تو تم ان پہ اعتراض نہ کرتے۔ (فتاوی رضویہ: ج24 ص94)

﴿ اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جائز وجداور تواجد پر علامہ ابن کمال باشا، علامہ عبدالغنی نابلسی اور علامہ قشیری وغیرہ کے اقوال نقل کئے ہیں۔ تفصیلات کیلئے (فتاوی رضویہ: ج24 ص95)

﴿ اور پھر اعلی حضرت تواجد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

ولا شک ان تواجد فیه تشبه باهل الوجد الحقیقی و هو جائز بل مطلوب شرعاً قال رسول الله ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم (رواه طبرانی فی الاوسط عن حذیفة بن الیمان رضی الله عنه)

ترجمہ:۔ بلاشبہ اس تواجد میں حقیقی وجد کرنے والوں سے مشابہت ہے اور یہ جائز ہے بلکہ شرعاً مطلوب ہے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔ امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (فتاوی رضویہ

ج24 ص99، رضا فاؤنڈیشن)

﴿ آگے ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ

بالجملہ وجد صوفیاء کرام اصلاً محل طعن نہیں۔ اصلی اور نقلی میں تمیز مشکل ہے لہذا اساءت ظن حرام و باطل ہے۔ (فتاوی رضویہ: ج24 ص154)

﴿ حضرت علامہ مولانا عبدالحق عرف ثانی صاحب آف مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1347ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

کلمہ توحید کے ذکر کے وقت غلبہ وجد کی وجہ سے سالک کا اختیار ختم ہو جاتا ہے، اس کی ہیئت و حرکات کا کوئی لحاظ نہیں کیونکہ وہ اس وقت اپنے قبضے میں نہیں ہوتا (تبیۃ المنکرین عن حقوق المرشدین :ص46)

﴿ سندھ کے مشہور و معروف بزرگ پیر طریقت حضرت قبلہ مفتی محمد قاسم مشوری رحمۃ اللہ علیہ (مشوری شریف لاڑکانہ والے) انھوں نے بھی فتاوی قاسمیہ: ج2 میں وجد کو مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے۔

﴿ علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

انسان انہی کیفیات کے وجود کو تسلیم کرتا ہے۔، جس سے اس کا واسطہ پڑتا ہے، مگر جن کیفیات و واردات سے وہ محروم ہوتا ہے، ان کے وجود سے صرف اسلئے انکار کر دیتا ہے کہ وہ ان سے دوچار نہیں ہوا (راہ و رسم منزل ہا: ص9 مہریہ نصیریہ پبلشرز)

﴿ حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 2011ء﴾ اپنے رسالے "وجد صوفیاء کا جواز" میں فرماتے ہیں کہ

بے ساختہ و بلاارادہ وجد کا صدور ہو تو جائز ہے۔ ہاں اس میں دکھاوا یعنی ریا و سمعہ (شہرت) سے ہو تو حرام ہے، یہی حکم تواجد کا ہے۔ (وجد صوفیاء کا جواز: ص9 سیرانی کتب خانہ بہاولپور)

﴿ وجد ہو یا تواجد اسی طرح وجود ہو یا رقص یہ صوفیاء کرام کی اصطلاحی الفاظ ہیں ان الفاظ کا انکار نہ تو کوئی جاہل کر سکتا ہے اور نہ ہی یہ اہل علم کو معلوم ہے۔ امام قشیری نے 73 بزرگان دین و کاملین شرع سے ان الفاظ کی اصطلاحات بیان کی ہیں جو تیسری اور چوتھی صدی تک کے ہیں۔ (وجد صوفیاء: ص26)

صوفیاء کرام پر تنقید و اعتراض حرام ہے، جو ایسا کرتا ہے وہ محروم القسمت ہے (وجد صوفیاء: ص 28)

وجد کی کیفیت کا انکار سورج کے وجود کے انکار کے مترادف ہے (وجد صوفیاء: ص 40)

حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ۔

وجد عموماً بعض ذی روح چیزوں خصوصاً اہل ایمان میں سے ایسے حضرات کو ہوتا ہے جو تلاوت قرآن، نعت رسول ﷺ یا ذکر باری تعالی یا بزرگان دین کی تعریف و توصیف سنتے ہیں تو ان پر کسی خاص کیفیت کا ورود ہوتا ہے۔ (فضیلت الذاکرین فی جواب المنکرین: ص 21)

حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب فرماتے ہیں کہ

حالت جذب والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر تجلی الٰہی کی تاب نہ لاکر بے ہوش ہو گئے تھے۔ لیکن یاد رہے کہ جذب کی کیفیت از خود طاری ہوتی ہے جان بوجھ کر طاری نہیں کی جاتی۔ (تصوف و طریقت: ص 130 قادریہ پبلشرز کراچی)

حضرت شیخ الحدیث محمد عبدالحکیم شرف قادری قدس سرہ شیخ محقق کی کتاب فقہ و تصوف کے ابتدائیہ میں فرماتے ہیں کہ وجد اور جذب کی کیفیت تین (3) حال سے خالی نہیں۔

1:۔ کسی شخص پر اللہ تعالیٰ کی محبت کا غلبہ حقیقتاً طاری ہو جائے اور اس سے مختلف حرکات صادر ہو جائیں مثلاً اٹھ کھڑا ہو، تڑپنے لگے تو وہ شخص بلا شبہ مبارک اور مسعود ہے۔

2:۔ اہل اللہ کی مشابہت کیلئے وہی انداز اختیار کرے۔ اسے تواجد کہتے ہیں اور یہ بھی جائز ہے۔

3:۔ ریاکاری اور لوگوں کو دکھانے کیلئے کہ لوگ اسے ولی سمجھیں۔ یہ حرام اور شرک خفی ہے۔

(فقہ و تصوف: ص 74 مکتبہ قادریہ لاہور)

حضرت علامہ سید احمد علی شاہ سیفی حنفی ماتریدی فرماتے ہیں کہ

ثبوت وجد اور تواجد حرکت غیر اختیاری جو صوفیاء کرام پر انوار و تجلیات کے غلبے کے باعث آتا ہے وجد کہلاتا ہے اور اگر تکلف کے ساتھ یہ حال اپنے اوپر کوئی لائے تو تواجد کہلاتا ہے۔ وجد اور تواجد کے ثبوت میں بے شمار آیات، احادیث، اقوال فقہاء و صوفیاء وارد ہیں کہ جنہیں بیان کرنے سے ایک ضخیم کتاب بن

جائے گی۔ (تحفۃ الاحباء: ص 152)

﴾ پیر طریقت علامہ مولانا محمد ظفر عباس محمدی سیفی وجداور تواجد کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ

وجدایک ایسا روحانی جذبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے باطن انسانی پر وارد ہو جس کے نتیجہ میں خوشی یا غم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس جذبہ کے وارد ہونے سے باطن کی ہیئت بدل جاتی ہے اور اس کے اندر رجوع الی اللہ کا شوق پیدا ہوتا ہے گویا وجد ایک قسم کی راحت (Contentedness) ہے یہ اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کی صفات نفس مغلوب ہوں اور اس کی نظریں اللہ تعالیٰ کی طرف لگی ہوں۔ (مخزن طریقت: ص 102)

﴾ علامہ حافظ نذیر احمد سیفی صاحب لکھتے ہیں کہ

دوران ذکر حرکت کرنا اچھا عمل ہے۔ اس سے عبادات ذکر کیلئے جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے اور جسم کو ذکر کیلئے ہشاش بشاش رکھتی ہے۔ اس کا جواز شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ السلام میں موجود ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے دل کی حاضری میں مدد ملتی ہے جب کہ نیت درست ہو۔ کیونکہ ہر شخص کیلئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔ (مرشد کامل کی ضرورت کیوں؟: ص 160 ضیاء القرآن پبلشرز)



وجد اشرف علی تھانوی اور علماء دیو بند کی نظر میں

﴿ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ﴿ متوفی 1332ھ ﴾ لکھتے ہیں کہ
وجد آنا ایک نا آشنا اور بہتر حال ہے جو سالک پر آتا ہے۔ (التکشف)

﴿ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے وجد ثابت ہوتا ہے۔ وجد سے انکار نہیں ہو سکتا۔
(التکشف:454 یونیورسٹی بک ایجنسی، کابل گیٹ پشاور)

﴿ تھانوی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ
کسی حالت محمودہ غریبہ کا غلبہ اصطلاح میں وجد کہلاتا ہے۔ تذرفان (یعنی قرآن سن کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے) سے اس کی اصل ثابت ہوتی ہے۔ احادیث میں کاملین کا وجد مذکور ہے اور قرآن مجید میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کیفیت قلب پر وارد ہو اور اس کو اس کی حالت سے بدل ڈالے جیسا حزن و سرور یہ وجد کہلاتا ہے اور اگر صاحب وجد کو بیخود کر دے تو اسکو وجود کہتے ہیں اور اگر خود تغیر نہ ہو مگر سالک تغیر پیدا کرنے کا قصد کرے تو اسکو تواجد کہتے ہیں۔ (شریعت وطریقت: ص308 ادارہ اسلامیات پبلشرز 190 انارکلی لاہور، التکشف:442)

﴿ تھانوی صاحب امداد المشتاق میں لکھتے ہیں کہ
امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی معنوی کا درس دے رہے تھے جس میں جذب کا ذکر تھا حضرت نے جذب کی تعریف کر کے فرمایا کہ خاندان چشتیہ میں اکثر کو وجد غالب ہو جاتا ہے۔ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بھی بتایا جو ہر وقت استغراق کے عالم میں رہتے تھے (امداد المشتاق: ص126 مکتبہ اسلامیہ لاہور)

﴿ رشید احمد گنگوہی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ
صلحا کا حال (وجد) صالح ہے اور فساق کا حال خراب ہے۔ صحابہ کو بھی حال آتا تھا۔ وجد جو بے اختیار ہو وہ مستحسن (اچھا) ہے۔ (فتویٰ رشیدیہ: ص50 محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی)

﴿ مولوی مفتی فرید صاحب وجد اور جذب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

وجد ایک غیر اختیاری امر ہے سلف صالحین پر بھی طاری ہوا ہے لہذا اس پر انکار نہیں ہے۔ (فتاوی دیو بند پاکستان المعروف بہ فتاوی فریدیہ: ج:1:ص:397)

﴾ اگر مجذوب سے دوران وجد کفریہ الفاظ صادر ہو جائیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اس لئے کہ اس پر انوار الٰہی غالب آ گئے ہیں اور یہ مغلوب اور مسلوب الاختیار ہے۔ (کمال الشیم: مترجم خلیل احمد سہارنپوری: شارح بخاری:206: تربیت سالکین: ج:1:ص:141: تکشف:ص:70)

﴾ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب لکھتے ہیں کہ رشید احمد گنگوہی صاحب درس میں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ طریقت اور سلوک کا شوق بھی دلاتے تھے۔ اسی دوران کسی کسی طالب علم کو وجد بھی آ جاتا تھا۔ مولوی روشن خان بھی دوران درس کبھی کبھی اس حالت میں اچھل پڑتے اور رویا کرتے تھے۔ (تذکرۃ الرشید :جز1 ص93 مکتبہ بحرالعلوم)

﴾ شیخ ابن تیمیہ (متوفی 728ھ) نے وجد اور حال کے بارے میں اپنے فتوی میں لکھا ہے کہ

ترجمہ:۔ وہ کچھ جو سماع اور ذکر مشروع کے وقت حاصل ہوتا ہے جیسے دل کا خوف اور آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا اور بدن کا لرزنا، یہ سب کے سب اچھے حالات ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ اس پر ناطق ہیں۔ مغلوب الحال کیلئے شدید اضطراب، بے ہوشی، وفات پا جانا اور چیخیں مارنے پر کوئی ملامت نہیں ۔(مجموعۃ الفتاوی ابن تیمیہ: ج1 ص186)

﴾ التواجد ولاھتزاز والرقص والتصفیق وامثال ذلک ان صدرت من الذاکرفی حالۃ الطرب والخروج عن حیز الا ختیار وغلبۃ الشوق اخرجنہ عن حیز الخیرۃ فھو فی ذلک معذور وغیر ملام

ترجمہ:۔ تواجد مستی اور رقص اور تصفیق (تالیاں بجانا) اور اس جیسے دیگر امور اگر ذکر کرنے والے کو روحانی حالت میں اور مستی میں اختیار سے باہر اور شوق کے غلبے سے ذاکر کے اختیار سے صادر ہو جائیں، تو ذاکر اس میں معذور ہے۔ اسے ملامت نہیں کرنا چاہئے۔ (مجموعۃ الفتاوی:ص:355)



نماز میں وجد

بعض فقراء اہل ذکر کو حالت نماز میں وجد ہوتا ہے اور بے اختیار ان سے ایسے افعال صادر ہوتے ہیں اگر چہ جان بوجھ کر خود نہیں کرتے لہذا ایسے فقراء کی نماز نہیں ٹوٹتی۔ اس بارے میں علماء کے اقوال ملاحظہ فرمائیں

﴾ علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک قاری سے یہ آیت کریمہ سنی (وان جہنم) تو چیخ ماری اور دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے اور سرگرداں و پریشان باہر نکل گئے اور یہ سمجھ نہیں رہے تھے کہ کس جانب جائیں۔ تین دن تک اسی کیفیت میں رہے۔ (تنبیہ المغترین ۔حدیقۃ الندیہ ص109)

﴾ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ مسلوب الاختیار سالک پر اسرار وارد ہوتے ہیں اسے معذور سمجھا جائے گا۔ جب اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جائیں ۔اللہ، اللہ، اللہ کبھی ھو، ھو، ھو کبھی لا، لا، لا کبھی آ، آ، آ کبھی ھا، ھا، ھا اور کبھی بغیر حروف با معنٰی کے آواز نکالنا اور کبھی غیر معنیٰ الفاظ کا اس کی زبان سے ادا ہونا۔ تو اس وقت سالک کیلئے ادب یہ ہے کہ اسکا وارد تسلیم کر لیا جائے اور جب وارد ختم ہو جائے پھر اسکے لئے ادب یہ ہے کہ اس سے کسی بارے میں سوال نہ کیا جائے۔ (انوار قدسیہ ج 2 ص 39)

﴾ صاحب فقہ علی مذاہب اربعہ علامہ عبدالرحمٰن جزیری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1360ھ﴾ نے تافیف یعنی اف، اف کرنا باکی (رونے والے) کی طرح شمار کیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ سئلت عائشة رضی الله عنها ان الانین فی الصلاة فقالت ان کان من خشیة الله لا تفسد صلاته و ان کان من الالم تفسد

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال ہوا کہ نماز میں آہ کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ کے خوف سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی اگر درد یا مصیبت کے باعث ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

﴾ فتاویٰ تاتارخانیہ میں مغلوب الحال سالک کیلئے نماز کی حالت میں یا نماز سے خارج میں یہ حال اور چیخیں

مارنا جائز لکھا ہے۔

﴾ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مسجد میں رمضان کے مہینے کی ایک رات امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب امام نے یہ آیت پڑھی ولئن سئلنا لذ هبن بالذی اوحینا الیک تو حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسی چیخ ماری کہ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی روح پرواز کر گئی۔ ان کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، ان کے لطائف نے تیزی سے حرکت کرنا شروع کر دی۔ (احیاء العلوم ج 2 ص 388)

﴾ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ صلوٰۃ کسوف ادا فرما رہے تھے۔ حدیث کے آخر میں ہے کہ سجدے میں حضور ﷺ اف، اف فرماتے اور روتے رہے (شمائل ترمذی: ص 27 باب بکا نبی ﷺ: ابوداؤد شریف میں کتاب الکسوف، باب من قال یرقع رکعتین: ج 1، ص 169)

﴾ حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے مبارک سے چکی کی آواز کی مانند آواز آ رہی تھی۔ (ابوداؤد: جمع الفوائد و مشکوٰۃ)

﴾ علامہ شیخ احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں تحریر فرماتے ہیں۔

الوجدمراتب وبعضه يسلب الاختيار فلاوجه لمطلق الانكار وفى التاتار خانية مايدل على جوازه للمغلوب الذى حركاته كحركات المرتعش.آه

ترجمہ: وجد کی کئی اقسام ہیں ایک وجد ایسا ہوتا ہے جو اختیار کو سلب کر لیتا ہے۔ پس مطلقاً انکار کیلئے کوئی گنجائش نہیں۔ فتاوی تاتارخانیہ میں ہے مغلوب الحال سالک جس کی حرکات مرتعش کی طرح بغیر اختیاری ہوتی ہیں (اس کے لئے نماز کے اندر بھی یہ حالت جائز ہے) (حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح: ص 174)

﴾ فتاوی عالمگیری میں مرقوم ہے کہ

ولو ان فى صلوة او تاوه اوبكى فارتفع بكائه فحصل له حروف فان كان من ذكر الجنة اوالنار فصلوة تامة وان كان من وجع اومصيبة فسدت صلوته ولوتاوه لكثرة ذنوب لا يقطع الصلوة وتفسير الا نين ان يقول آه

آہ وتفسیر التاوہ ان یقول اوہ کذافی التاتار خانیة

ترجمہ: اگر کسی نے نماز میں آہ کی یا اوہ کہا یا بکاء مرتفع (بلند آواز) سے رویا جس کی وجہ سے حروف حاصل ہوں پس اگر یہ حالت جنت یا دوزخ کی یاد کی وجہ سے ہو تو نماز صحیح اور کامل ہے اور اگر یہ حالت دنیاوی درد یا مصیبت کی وجہ سے ہو تو پھر نماز فاسد ہے۔ اگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اوہ کیا تو بھی نماز فاسد نہیں ہوئی۔ انین کا مطلب یہ ہے کہ آہ آہ کریں اور تاوہ کا مطلب یہ ہے کہ اوہ کریں۔ (فتاوی تاتارخانیہ میں بھی اسی طرح مذکور ہے) (فتاوی عالمگیری: ج:1: ص: 100)

﴾ فتاوی بزازیہ علی ھامش عالمگیری پر عبارت اس طرح ہے کہ

'وان ارتفع صوته فحصل به حروف ان کان من ذکر الجنةاو النار لم تفسد صلوةوان کان من وجع او مصیبة تفسد صلوة'

ترجمہ: اگر نماز میں آواز مرتفع ہوگئی اور اس سے حروف حاصل ہوں تو اگر جنت یا دوزخ کی یاد کیوجہ سے ہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر دنیاوی درد یا مصیبت کی وجہ سے روئے تو پھر نماز فاسد ہو جائے گی۔ (فتاوی بزازیہ علی ھامش عالمگیری: ج:1: ص:136)

﴾ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ جو بغداد کے مشہور قاضی و مفتی تھے نماز میں وجد کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ

واجیب بانھا غیر اختیاریةمع وجود العقل و الشعور وھی کالعطاس والسعال و من ھنا لاینتقض الوضوء بل لا تبطل الصلاة۔

ترجمہ:۔ میں منکرین وجد کو جواب دیتا ہوں کہ نماز میں وجد یا آہ، اوہ، اف، اف کرنا یہ حالات غیر اختیاریہ ہیں۔ عقل اور شعور کے ساتھ اس کی مثال کھانسی یا چھینک کی طرح ہے، جو ایک غیر اختیاری فعل ہے اس وجہ سے نہ نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ وضو ٹوٹتا ہے۔ (تفسیر روح المعانی: ص86 ج 3 حصہ 9)

﴾ فتاوی امجدیہ میں مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ذکر جنت و نار پر اگر گریہ طاری ہوا اور آہ اف وغیرہ الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر ایک دو قدم ایسی حالت میں آگے یا پیچھے ہٹ گیا جب بھی حرج نہیں۔ (درمختار میں ہے) لالذکر جنة

اونار (ردالمحتار میں ہے) لان الانین ونحوه اذا کان بذکر هما صار کانه قال اللهم انی اسئلک الجنة واعوذ بک من النار ولوصرح به لا تفسد صلوته (فتاوی امجدیہ: ج:1: ص:181 مکتبہ رضویہ کراچی)

حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب فرماتے ہیں کہ

کتب فقہ منیۃ المصلی، قدوری، کنز الدقائق، درمختار اور فتاوی عالمگیری، قاضی خان میں باختلاف یہ عبارت موجود ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جنت کے شوق اور دوزخ کے خوف سے نماز میں رونا اور آہ کرنا مفسد نماز نہیں، بلکہ اگر مقتدی کو امام کی قرأت اچھی معلوم ہوئی اور رو کر کہے، کیوں نہیں یا ہاں یا البتہ تو بھی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ سب عبارتیں ظہور الصفات اور تحقیق الوجد میں واضح ہیں جو چاہے دیکھ کر تسلی کر لے جن کے مطالعہ کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی باانصاف انسان انکار (Disclaim) کر سکے۔ (وجد صوفیاء: ص54)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

جنت اور دوزخ کی یاد سے اگر آہ یا اف وغیرہ بھی منہ سے نکل جاوے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(امداد الفتاوی: ج:1: ص:278 دار العلوم کراچی)

مولوی ظفر احمد عثمانی صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

اگر بے اختیار حرکات صادر ہوتی ہیں جن کو صوفیاء کی اصطلاح میں وجد، حال اور غلبہ کہتے ہیں۔ تو چیخنے اور چلانے یا قہقہہ لگانے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ بشرطیکہ قبلہ سے سینہ نہ پھرے اور امام کی قرأت سے متاثر ہونے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ (امداد الاحکام: ج1: ص461)

☆ فقہی مسئلے سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ احوال وجد میں سے ایک قسم ہے۔ جو وارد ہوتے ہیں بلکہ یہ زیادہ خشوع اور خضوع پر دلالت کرتے ہیں۔ مگر نماز میں جان بوجھ کر کوئی بھی کلمات زبان پر نہ لائے جائیں لیکن اگر بلا اختیار کلمات زبان پر آ جائیں تو نماز میں کوئی فرق نہیں آئے گا یعنی ہو جائے گی۔



وجد واقعات کی روشنی میں

﴾ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ
ایک دن موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے ایک حکایت بیان فرمارہے تھے کہ اس دوران ایک شخص پر وجد طاری ہوا اور اس نے چیخ ماری تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس شخص کو ڈانٹا اسی وقت وحی نازل ہوئی کہ اے موسی اس شخص نے میری محبت میں چیخ ماری آپ کو کیونکر انکار ہے۔ (انوار القدسیہ: ج:1: ص:185)
☆ معلوم ہوا کہ وجد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی ہوا کرتا تھا۔
﴾ حضرت داؤد علیہ السلام کی مجلس میں دوران ذکر و تبلیغ بہت سے اشخاص دنیا سے رخصت ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خود بھی حضرت داؤد علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تھے اور حاضرین مجلس سے چار سو اشخاص کے جنازے اٹھے۔ (الاحیاء: ج:2: ص:68: عوارف المعارف: ص:111)
﴾ ابوالحسن دراج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
حضرت ابوبکر شبلی، حضرت ابوالحسن ثوری، حضرت سمعون المحب، حضرت سعدون الجنون رحمۃ اللہ تعالی علیہم اور انکی طرح اور دیگر اولیاء اللہ جیسے حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بعض علماء کے اقوال نقل کئے ہیں اور علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ
ترجمہ:۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے اور وجد آپ پر طاری تھا اور کپڑے پھاڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ میں نے تیرے عشق میں اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور میرا مقصد کپڑے پھاڑنا نہ تھا۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنے دل کو پھاڑ لوں مگر میرا ہاتھ گریبان سے ٹکرا گیا اگر دل میرے ہاتھ میں آجاتا تو یہ پھٹ جانے کا زیادہ مستحق تھا۔ (الحدیقہ: ج:2 ص524)
﴾ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ﴿متوفی 1052ھ﴾ فرماتے ہیں کہ
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ جب وعظ کیلئے کرسی پر تشریف فرما ہوتے تو تقریر مختلف علوم پر ہوتی تھی۔ حاضرین حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ کی عظمت اور ہیبت کی وجہ سے خاموش بیٹھے رہتے۔ اچانک آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے مضی القال وعطفنا بالحال یعنی قال ختم ہوا اور اب ہم حال

کی طرف آتے ہیں۔اس جملے کیساتھ ہی حاضرین پر وجد طاری ہو جاتا کچھ رونے لگتے بعض کپڑے پھاڑنا شروع کر دیتے اور بعض بے ہوش ہو کر جان دے دیتے۔آپ کی محفل سے اکثر بہت سارے جنازے اٹھتے تھے۔(اخبار الاخیار:ص37،سیف المقلدین علی اعناق المنکرین ص537)

ایک مرتبہ تو امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کی مجلس میں وجد کیا اور اپنے کپڑے بھی پھاڑ دیئے تھے۔

﴿ حضرت ابو وقاق رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات سے بعض لوگوں کا وجد میں وصال پانا بھی مروی ہے۔

﴿ خواجہ ہاشم کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی برکات احمدیہ میں ایسے واقعات درج کئے ہیں مثلاً حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں ہے کہ ان کی خدمت میں ایک صاحب خواجہ برہان حاضر ہوئے جو پہلے کسی دوسرے سلسلے میں نسبت اور اجازت حاصل کر چکے تھے وہ تصور شیخ کی نگہداشت سے اس قدر جذب سے مغلوب ہوئے کہ بڑھاپے کے باوجود قریب قریب دو ہاتھ اوپر اچھلتے تھے اور خود کو دیوار اور درخت پر مارتے تھے اور کسی طرح قابو میں نہیں آتے تھے۔

﴿ حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ ﴿ متوفی 768ھ ﴾ ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ

ایک بزرگ چند فقراء کے ساتھ کہیں گئے ان میں ایک قوال بھی تھا اور ایک صاحب حال فقیر بھی تھا جو بار بار قوال کو کچھ نہ کچھ سنانیں کا کہتا رہتا تھا۔جب قوال کوئی کلام سناتا تو اس فقیر کو حال آجاتا تو اس بزرگ نے اس فقیر کی سرزنش کی کہ آخر یہ کیسا وجد ہے۔اس پر وہ فقیر چپ رہا۔بزرگ فرماتے ہیں کہ کچھ دیر بعد میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ فقیر ہوا میں رقص کر رہا تھا۔میں اس کی طرف دوڑ کر گیا تاکہ اس سے معافی مانگوں،مگر وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور اس کے نہ ملنے کا اب تک مجھے افسوس ہے۔(بزم اولیاء:ص319 مکتبہ زاویہ لاہور)

﴿ آپ مزید ایک واقعہ نقل (Narrate) فرماتے ہیں کہ

شیخ کبیر محمد بن ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ بھی سماع اور وجد کے قائل تھے۔بعض فقہا آپ پر اعتراض کرتے تھے۔ایک دن عین سماع کی حالت میں آپ نے ایک فقیہ سے فرمایا کہ اوپر دیکھ جب انھوں نے سر اٹھایا تو ہوا میں فرشتے رقص کرتے ہوئے نظر آئے (بزم اولیاء:ص323 مکتبہ زاویہ لاہور)

﴾ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ﴿ متوفی 774ھ ﴾ فرماتے ہیں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی شاہ ابوسعید المظفر جب میلاد مناتے اور میلاد کی تقریبات میں سے ایک محفل سماع بھی ہوتی تھی۔ جس میں وہ صوفیاء کے ساتھ وجد کرتے تھے۔ (البدایہ والنہایہ: ج9، اقتباس تقریر طاہر القادری صاحب)

☆ طاہر القادری صاحب کے وجد اور رقص کے موضوع پر اردو اور انگریزی میں کئی بیانات موجود ہیں۔

﴾ مفسر قرآن حضرت شیخ فخر الدین علی بن حسین المشہور واعظ کاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مشہور و معروف ماہر علم نحو و منطق حضرت سید میر شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اس عالم میں آپ کے سر سے دستار بھی گر پڑی۔ کافی دیر بعد جب سنبھلے اور آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا بڑے عرصہ سے یہ میرے دل کی خواہش تھی کہ کاش مجھے ایک ساعت ہی ایسی میسر آجائے جس میں میری لوح مدرکہ (عقل و خرد) سے علمی نقوش (مختلف علوم عقلیہ کے خیالات) مٹ جائیں تو بہتر ہے۔ الحمدللہ آج مجھے وہ مطلوب ساعت میسر آگئی اور مجھے غیر معمولی لذت (Pleasure) و سرور حاصل ہوا۔ (رشحات: ص:82)

ولی کے غائبانہ کلام سے وجد

﴾ حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ﴿ جو کہ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد گرامی شیخ رکن الدین کے مرشد تھے ﴾ جن کے متعلق یہ مشہور ہے کہ آپ کو مطلق آواز یہاں تک کہ چکی کے پیسنے کی آواز پر بھی وجد ہو جاتا تھا (کسانکہ این پرستی کنند با آواز دولاب مستی کنند)

یہ حضرت ایک بار تھانیسر (ایک جگہ کا نام) تشریف لے گئے جہاں ان کے ایک جولاہا (کپڑے بنانے والے) مرید بھی رہتے تھے اور فقہی مسائل کے سلسلہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب کی طرف رجوع کرتے تھے یعنی ان کے شاگرد تھے ایک مرتبہ مولانا موصوف نے فقیر صاحب مذکور کو فرمایا تمہارے ناچو (ناچنے والے) پیر صاحب بھی تو آئے ہیں ان کو میرا سلام کہنا (اس سے ان کا مقصود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت وجد پر تنقید کرنا تھا) گو مولانا صاحب کے یہ کلمات ان کو شاق گزرے لیکن صبر کیا اور چلے آئے موقع مناسبت سے یہ بات حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بتا دی شاہ صاحب نے سن کر

مسکرائے اور فرمایا اگر آئندہ میرے متعلق یہ کلمات (ناچو پیر) دہرائے تو ان کو کہنا وہ ناچتے بھی ہیں اور نچاتے بھی ہیں۔ چنانچہ دوسری بار جب فقیر صاحب کے سامنے مولانا صاحب نے مذکورہ کلمات دہرائے تو انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ وہ ناچتے بھی ہیں اور نچاتے بھی ہیں یہ الفاظ سنتے ہی مولانا صاحب کی حالت دگر گوں (عجیب) ہوگئی۔ حالت وجد کا غلبہ ہوگیا اور کھڑے ہوکر ناچنے لگے یہاں تک کہ مسام سے خون رسنے لگا۔ بالآخر یہی مولانا جلال الدین حضرت شاہ صاحب عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ بنے۔ یہ کیا تھا، ایک اللہ والے کے غائبانہ کلام کا اثر وکمال (الظاہر ص 24)

﴾ سندھ کے مشہور ولی حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات میں ہے کہ جب آپ حضرت شاہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ (بلڑی والے) کے عرس کے موقع پر تشریف لے گئے سماع کے وقت آپ پر وجد کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اپنے کچھ کپڑے (قمیص یا عمامہ وغیرہ) اتار کر دوہے (اشعار) پڑھنے والے فقراء کی طرف پھینک دیئے۔ یہ دیکھ کر دوسرے لوگوں نے بھی کپڑے ان کی طرف پھینکے۔ یہاں تک کہ اس قدر کپڑوں کا وزن ہوگیا کہ اونٹ ہی اٹھا سکتا تھا (بھٹ دھنی، ص 56)

ولی کی زیارت سے وجد

﴾ حضرت سلطان الاولیاء سید شاہ مردان شاہ اول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (چھٹے پیر صاحب پاگارہ جو کہ حضرت کوٹ دھنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لقب سے مشہور تھے) کے حالات زندگی میں مرقوم ہے کہ آپ دستور (Routine) کے مطابق 27 رجب کو مریدین کو زیارت سے مستفیض فرماتے اور نصیحت فرماتے تھے تو بہت سے فقراء پر وجد وحال طاری ہو جاتا تھا کئی بے ہوش ہوکر گر پڑتے تھے جبکہ گریہ وزاری تو جماعت میں عام ہوتی تھی۔ (تاریخ پاگاران: ص:10)

﴾ حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی وجدانی کیفیت میں رہا کرتے تھے۔ اس بارے میں آپ کے کئی واقعات بھی ہیں۔ تفصیلات (مہر منیر: ص 157)

☆ واصف علی واصفؔ صاحب کی کتاب گفتگو میں بھی وجد اور وجدان کے متعلق لکھا ہے۔

(گفتگو: ج 10 ص 209 کاشف پبلی کیشنز)

﴿ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی وجد طاری ہوا آپ اکثر استغراق کی حالت میں رہتے تھے۔ (اولیاء ملتان: ص 19 سنگ میل پبلیکیشنز)

﴿ ولی کامل حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1096ھ﴾ جو کہ عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم بن امام ربانی قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ پر اکثر وجدانی کیفیت طاری رہتی تھی۔ کسی کی زبان سے لفظ اللہ سنتے تو آپ پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ بسا اوقات مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتے۔ ایک مرتبہ آپ تہجد کیلئے اٹھے تو بانسری کی آواز سنی بے تاب ہو کر گر پڑے، جس سے دست مبارک پر چوٹ آگئی۔ تو فرمایا کہ لوگ ہمیں بے درد کہتے ہیں، بے درد وہ خود ہیں جو سماع کی تاثیر پر صبر کرتے ہیں (علماء ہند کا شاندار ماضی: ج 1 ص 306، مقامات مظہری مترجم: ص 70)

﴿ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1195ھ﴾ کی توجہ کی تاثیر سے لوگ بے تاب ہو جاتے اور کمال استغراق کی وجہ سے بے خود ہو کر گر پڑتے اور شوق کی حرارت دلوں کو راہ سلوک پر آمادہ کرتی اور محبت کی جاذبہ سے مقامات طے کرتے (مقامات مظہری: ص 44)

توجہ سے وجد

﴿ ایک بار نماز فجر کے بعد ذکر و مراقبہ سے پہلے حضرت مرزا جان جاناں نے یہ فرماتے ہوئے مولوی کرامت علی صاحب پر توجہ فرمائی۔ کہ بحق بہاؤ الدین میں تجھے بے محنت دوں گا۔ بقول مولوی صاحب میں بے ہوش ہو گیا۔ گویا میرا دل سینے سے باہر نکل گیا ہے مدت بعد ہوش میں آیا تو آپ حلقہ سے فارغ ہو چکے تھے اور میں دھوپ میں تھا (مقامات مظہری 206)

﴿ حضرت اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1127ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

ایک دفعہ علاؤ الدین الخلوتی بروسہ شہر میں وعظ کیلئے منبر پہ بیٹھے، بہت سارے لوگ ان کی تقریر سننے کیلئے جمع تھے۔ حضرت خلوتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار کہا یا اللہ، پوری جماعت پر ایک حالت طاری ہو گئی اور رقص کرنے (ناچنے) لگے۔ قریب تھا کہ اس آہ و بکا سے نہ لوٹتے۔ (تفسیر روح البیان، ص 398، 2-1)

﴿ حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ پر جب تواجد کی کیفیت طاری ہوئی تو لوگوں نے آپ کو برا بھلا کہنا

شروع کر دیا تو آپ نے یہ اشعار ارشاد فرمائے کہ

(1) نمی دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم مگر نازم بآں ذوقے کہ پیش یار می رقصم

(2) بیا جاناں تماشا کن کہ در انبوہ جانبازاں بصد ساماں رسوائی سر بازار می رقصم

(3) تو ہر دم می سرائی نغمہ و ہر بار می رقصم بہر طرزی می رقصانی من اے یار می رقصم

(4) تو آن قاتل کہ از بہر تماشہ خوں من ریزی من آں بسمل کہ زیر خنجر خونخوار می رقصم

(5) اگر چہ عالم قطرہ شبنم نپائد بر سر خارے منم آں قطرہ شبنم بہ نوک خار می رقصم

(6) کجا رندی کہ پامالش کنم صد پارسائی را زہے تقوی کہ من با جبہ و دستار می رقصم

(7) مرا خلقے ہمی گوید گدا چندی چہ می رقصی بہ دلداریم اسرار ازاں اسرار می رقصم

(8) منم عثمان ہارونی و یار شیخ منصورم ملامت می کند خلقے و من بر دار می رقصم

ترجمہ:۔

(1) میں نہیں جانتا کہ اپنے محبوب کے دیدار کے وقت کیوں رقص کرتا ہوں۔

مگر مجھے اس بات پر فخر ہے کہ یار کے سامنے رقص کرتا ہوں۔

(2) اے محبوب آپ جانبازوں کے چشمے میں یہاں نظر فرمائیں۔

بے حساب رسوائی کے باوجود میں سب کے سامنے رقص کرتا ہوں۔

(3) آپ جب بھی نغمہ سرائی کرتے ہیں، میں ہر بار رقص کرتا ہوں۔

اے میرے پیارے! آپ کی ہر ادا پر میں رقص کرتا ہوں۔

(4) آپ وہ قاتل ہیں کہ اپنے دیدار سے میرا خون بہاتے ہیں۔

میں وہ مرغ بسمل ہوں کہ خون خوار تلوار کے نیچے بھی رقص کرتا ہوں۔

(5) اگر چہ تمام لوگ کانٹے کی نوک پر شبنم کا قطرہ نہیں پاتے۔

مگر میں کانٹے کی نوک پر شبنم کا قطرہ بن کر رقص کرتا ہوں۔

(6) آپ کہاں ہیں کہ میں آپ کی خاطر بے حساب پارسائی کو قربان کر دوں۔

میری پرہیزگاری یہ ہے کہ میں جبہ ودستار کے ساتھ رقص کرتا ہوں۔

(7) مجھے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اتنا رقص کیوں کرتے ہوں۔

میرے راز میرے یار کے پاس ہیں، میں ان اسرار کی وجہ سے رقص کرتا ہوں۔

(8) میں عثمان ہارونی ہوں اور شیخ منصور کا دوست ہوں۔

لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں اور میں سولی پر بھی رقص کرتا ہوں۔

﴾ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی رقص کرتے تھے اور اپنے حقیقی یار کو مناتے رہتے تھے۔ پنجابی کا شعر ہے

عشق دے جھلے ئی نمبر لے گئے

عقل منداں ایویں ئی عمراں گالیاں

ترجمہ:۔ جو عشق میں پاگل ہیں وہی نمبر لے گئے، عقل مندوں نے تو ایسے ہی زندگیاں گزار دیں۔

شاعر کہتا ہے کہ

آکھدے نے لوکی سانوں نچڑاں حرام

پر آکھدائے عشق یارو نچو صبح تے شام

ترجمہ:۔ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ ناچنا حرام ہے، مگر عشق کہتا ہے کہ صبح وشام (محبوب حقیقی کی یاد میں) ناچتے رہو۔

اساں نچ نچ کے یار نوں منیدے آں ترجمہ:۔ ہم ناچ ناچ کر یار کو مناتے ہیں۔

﴾ حضرت میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل ولی گزرے ہیں۔

آپ کو دن میں کئی کئی مرتبہ وجد ہوتا تھا کپڑے پھٹ جاتے مسجد کی صفیں لپٹی جاتیں آپ قبرستان کی طرف دوڑ جاتے اور کسی ٹوٹی قبر میں لیٹ جاتے۔ ایک دن وجد کی وجہ سے آپ حلوائی کے چولہے میں پڑے ہوئے تھے۔ (خزینہ معرفت، تذکرہ اولیاء نقشبند ص215)

☆ معلوم ہوا کہ آگ بھی اللہ والوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ والد صاحب بتاتے ہیں کہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ایک فقیر پیر بخش جن کا تعلق لاڑکانہ سے تھا اور وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے لیکن محبوب حقیقی کی محبت میں مجذوب بن گئے تھے جب لنگر کیلئے آگ جلائی جاتی تو اس میں سے انگارے نکال کے ہاتھوں میں اٹھا

کر گھوما کرتے تھے اور دوسرے فقراء کو کہتے کہ دیکھو میرے ہاتھ میں تو پھول ہیں۔ دوسرے فقراء انگارے دیکھ کر دور ہٹ جاتے تھے۔ اس کے علاوہ اسٹیشن سے دربار فقیر پور شریف کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ لہذا ریل گاڑی جب درگاہ کے سامنے سے گزرتی تو چلتی ہوئی گاڑی سے چھلانگ (Jump) لگا دیتے۔ اور فرماتے کہ ایک گدھی مجھے دربار سے آگے لی جا رہی تھی لہذا میں چھلانگ لگا کر آ گیا ہوں۔ یاد رہے ان فقیر کا انتقال اِسی دور میں ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جن کا آگ بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور اگر عشق میں کہیں سے چھلانگ بھی لگا دیں تو بھی ان کو کچھ نہیں ہوتا۔

﴿ شیخ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ حالت وجد میں گنے کے کٹے ہوئے کھیت میں دوڑ پڑے، گنے کی جڑوں سے ان کے پاؤں بالکل کٹ گئے لیکن انھیں بالکل خبر نہ ہوئی (کیمیاء سعادت: ص373 زاویہ پبلشرز)

﴿ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے چند اشعار پڑھے گئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور وجد کرنے لگے (عوارف المعارف. باب 22 ص 327 مدینہ پبلشنگ کراچی)

﴿ مولانا بدرالدین سرہندی فرماتے ہیں کہ

خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1012ھ﴾ اگر کسی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ لیتے تو اس پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی جو لوگ اسے تماشے کیلئے دیکھنے آتے ان پر بھی یہ کیفیت طاری ہو جاتی (حضرات القدس: دفتر دوم: ص221)

☆ آپ کی زیارت سے ہی کافی لوگوں کو وجد آ جاتا تھا (عمدۃ المقامات، الرسالۃ الغفاریہ)

﴿ مولانا صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو کسی جگہ بھیجا۔ وہاں آپ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کی صحبت میں فقراء پر بے حد وجد طاری ہوتا تھا حالت بیخودی میں لوگ اپنے کپڑے پھاڑ دیتے اور زمین پر تڑپتے تھے تماشائیوں اور منکرین پر بھی یہ کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ (حضرات القدس: دفتر دوم: ص369)

﴿ حضرت شاہ غلام حسن سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بھی لوگوں کو وجد ہوا کرتا تھا (عمدۃ المقامات: ص435)

﴾ ایک مرتبہ شاہ غلام علی دھلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1240ھ﴾ کا نام لیا گیا تو لوگ بے ہوش ہو گئے (مقامات مظہری: ص201)

☆ معلوم ہوا کہ صرف اللہ کے ولی کا نام لینے سے بھی وجد کی کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔

﴾ علامہ حبیب الرحمن گبول طاہری صاحب لکھتے ہیں کہ

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ پیر فضل علی قریشی اور حضرت پیر عبدالغفار المعروف مٹھا سائیں اور حضرت اللہ بخش المعروف پیر سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہم کے زمانہ میں بھی فقراء کو وجد ہوا کرتا تھا۔ (راہ حقیقت: ص142)

﴾ حضرت پیر طریقت ورہبر شریعت غلام حسین شاہ بخاری غفاری صاحب مدظلہ العالی (قمبر والے) جو کہ سندھ کی مشہور شخصیت ہیں آپ کی تقریر کے دوران بھی فقراء پر وجد کی کیفیت طاری رہتی ہے۔

﴾ حضرت پیر طریقت الیاس قادری صاحب مدظلہ العالی (امیر دعوت اسلامی) پر بھی وجد اور تواجد کی کیفیت طاری ہوئی۔ جس کی عاجز کے پاس ویڈیوز بھی موجود ہیں۔

﴾ علامہ فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں کہ

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ بازار سے گزر رہے تھے ایک سبزی فروش آواز دے رہا تھا کہ سوئے پالک سوکھا (یہ سبزیوں کے نام ہیں) آپ کو وجد آ گیا، فراغت کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کو وجد کیوں آیا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ رہا تھا جو ایک پالک سو گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ آپ کے اس طرح کے اور بھی بہت واقعات ہیں جو میں نے ذکر سیرانی میں درج کئے ہیں (وجد صوفیاء: ص49)

☆ معلوم ہوا کہ کسی کا کلام سن کر بھی وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس طرح آپ کو بظاہر ایک عام بات پر بھی وجد آ گیا۔ اسی طرح عاجز نے ایک فقیر کے بارے میں سنا کہ وہ کسی گاڑی میں سفر کر رہے تھے گاڑی میں گانا چل رہا تھا کہ (آئی ہے تیری یاد آئی ہے) تو اس فقیر کو یہ الفاظ سن کر وجد آ گیا۔ کیونکہ اس فقیر کو ان الفاظ سے اللہ کی یاد آ گئی تھی۔

﴾ علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

جو اللہ والوں پر اعتراضات کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت سزا ملتی ہے۔ فقیر نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں (1) گستاخوں کا برا انجام (2) بے ادب بے نصیب (وجد صوفیاء: ص 67)

دارالعلوم دیوبند میں وجد

اشرف علی تھانوی صاحب کے واعظ میں ان کے سامعین پر اکثر گریہ اور بعض پر وجد اس حد تک طاری ہوتا تھا کہ لوٹنے تڑپنے لگ جاتے تھے۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے بڑے جلسہ دستار بندی میں حضرت مولانا موصوف کے وعظ میں ایک صاحب پر اس قدر کیفیت وجد طاری ہوئی کہ وہ کسی طرح فرو (ختم) نہ ہوئی یہاں تک کہ وعظ کا مجمع درہم برہم ہوگیا اور وعظ ناتمام ہی رہا۔ (اشرف السوانح ص 64، اقتباس رہنمائے سالکین)

نیز اس کتاب کے: ص 130,131 میں مولانا خواجہ عزیز الحسن مجذوب صاحب نے دارالعلوم کانپور کے ایک طالب علم کا واقعہ لکھا ہے کہ بوستان کے درس میں

به مجنوں کسے گفت کہ ایک نیک پے   چہ بودت کہ دیگر نیائی کسے

اشعار سن کر وجد میں آکر لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے تیزی سے بھاگتے ہوئے بازار کی طرف نکل گئے جو ملتا اسے یہی کہتے یہاں تک کہ ہندوؤں سے بھی لا الہ الا اللہ کہلوایا۔ نماز عصر کا وقت ہونے پر کہنے پر وضو تو کرلیا اور نماز کیلئے کھڑے ہوگئے لیکن نماز عجیب طرح پڑھی کہ اللہ اکبر کے بجائے آہ، آہ کہتے تھے اور بجائے تلاوت کے عشقیہ اشعار پڑھتے تھے حالانکہ اس سے قبل انھیں کبھی اشعار پڑھتے نہ سنا گیا تھا۔ اس نماز میں انہوں نے سجدے بھی بے تعداد کئے رات بھر یہی کیفیت رہی دوسرے روز جب کانپور کے درویش میاں خاکی شاہ سے کیفیت سلب کرائی گئی تو رات کو خواب میں اس طالب علم کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ اس فقیر سے کہہ دینا کہ کیا تمہاری کم بختی آئی ہے کہ ایسی نعمت کو سلب (ختم) کرتا ہے۔ (تلخیص رہنمائے سالکین)

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب نے بھی ایک واقعہ لکھا ہیں جس میں رشید احمد گنگوہی صاحب کی تقریر سن کر بہت سارے لوگوں پر عجیب وغریب کیفیت طاری ہوگی تھی تفصیلات (تذکرۃ الرشید: ج1 ص 250)



منقبت اور وجد؟

☆ ہمارے بہت سارے بھائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کو تلاوت اور نعت میں وجد نہیں ہوتا مگر جب مرشد کی منقبت شروع ہوتی ہے تو وجد شروع ہو جاتا ہے۔

جواب:۔ میرے پیارے بھائی پہلی بات تو یہ کی عرس کے موقع پر جب ختم شریف کے بعد دعا ہوتی ہے تو اس میں ہر آنکھ اشکبار ہوتی ہے یہ بھی وجد کی ایک قسم ہے اور منقبت کے علاوہ بعض فقراء کو نعت میں بھی وجد ہوتا ہے، ہاں مگر منقبت میں زیادہ فقراء پر یہ کیفیت نظر آتی ہے۔ اس کے لئے دو (2) طرح کے جواب ہیں

(1) بجلی جب پاور ہاؤس سے نکلتی ہے تو اس وقت 33 ہزار وولٹ کی طاقت سے نکلتی ہے اور آگے چل کر 11 ہزار وولٹ ہو کر ٹرانسفارمر سے ہوتی ہوئی 220 وولٹ میں تبدیل ہو کر ہمارے گھروں میں آتی ہے۔ جس سے ہمارے بلب جلتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی کا ہاتھ 220 وولٹ کی ننگی تار پر لگ جائے تو کیا برداشت ہوگا؟ ممکن ہے چند لمحوں کیلئے ہم برداشت کر پائیں۔ لیکن اگر ہمارا ہاتھ 11 ہزار یا 33 ہزار وولٹ کی تار سے لگ جائے تو برداشت کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ بالکل اسی طرح مرشد کامل کا فیض اللہ تعالی اور آپ ﷺ کے فیض سے بہت کم ہوتا ہے۔ ہم وہ ہی برداشت نہیں کر پاتے اور وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ تو اگر اللہ تعالی یا آپ ﷺ کا فیض براہ راست (Direct) ہم پر ظاہر ہو جائے تو کس طرح برداشت کر سکیں گے۔ (اس طرح کی اور بھی بیشمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں)

(2) انسان پہلے فناء فی الشیخ کے مقام کو حاصل کرتا ہے جب یہ حاصل ہو جائے تو پھر مرشد کامل، آپ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا دیتے ہیں اور جب مسلمان فناء فی الرسول کے مقام پر پہنچتا ہے تو آپ ﷺ اللہ تعالی کی بارگاہ میں پہنچا دیتے ہیں۔ پھر بندہ فناء فی اللہ کے مقام کو پالیتا ہے۔ جب تک مرشد کی محبت کامل نہیں ہوگی تب تک انسان اگلی منازل طے نہیں کر سکتا اسلئے بعض فقراء جب مرشد کی منقبت سنتے ہیں تو مرشد کی محبت میں وجد ورقص کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ پیر کامل کی محبت آنحضرت ﷺ کی محبت ہے اور آپ ﷺ کی محبت اللہ تعالی کی محبت ہے۔ اس لئے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں تصورِ شیخ اور محبت پیر کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ لہذا ہمیں اپنے اپنے مرشد کامل کے ارشادات پر عمل کرنا چاہیے اور مرشد سے محبت اور قلبی تعلق کو

مضبوط بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہر اس کام سے دور رہنا چاہیے جو مرشد کو نا گوار لگتا ہو۔شاعر کہتا ہے کہ

دعا منگیا کرو سنگیو کتے مرشد نہ رُس جاوے

جنھاں دے پیر رس جاندے اوجیوندے وی مرے رہندے

ترجمہ:۔دوستو دعا مانگا کرو کہ کہیں مرشد ناراض نہ ہو جائے جن کے پیر ناراض ہو جائیں تو وہ زندہ رہتے ہوئے بھی (روحانی طور پر) مردہ ہوتے ہیں۔

☆بس مرشد سے کامل محبت،قلبی تعلق،صحبت اور دیدار میں ہی سب کچھ ہے اگر ہم سمجھیں۔تفصیلات کے لئے تصوف کی کتابیں مفید رہیں گی۔خصوصاً مرشد کامل کی ضرورت کیوں؟ (ضیاء القرآن پبلی کیشنز)



حاصل کلام

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد ہے نہیں داد کا طالب یہ بندہ آزاد

مذکورہ بالا تمام دلائل اور واقعات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ حقیقی وجد اور تواجد نہ تو آج کی کوئی نئی ایجاد ہے اور نہ ہی نا جائز ہے۔لہذا اہل وجد اور تواجد پر نہ تو اعتراضات کئے جائیں اور نہ ہی ان کی مخالفت کی جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور عاجز کی اس چھوٹی سی کاوش کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو درگزر فرماتے ہوئے اسے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے (آمین)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

احقر العباد

محمد صدیق طاہری نقشبندی غفرلہ



ملحوظہ مراجع صفحہ نمبر 75 پر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک کامل ولی کا تعارف

حضرت علامہ خواجہ محمد طاہر عباسی بخشی نقشبندی المعروف بجن سائیں مدظلہ العالی سندھ کے ایک صاحب طریقت، صاحب معرفت، صاحب اوصاف اور تصوف سے تعلق رکھنے والے، اسلام کی حقیقی تعلیمات کا درس دینے والے وقت کے عظیم مصلح وروحانی شخصیت ہیں۔ آپ کی ولادت 21 مارچ 1963ء کولاڑکانہ میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی پرائمری تعلیم درگاہ فقیر پور شریف رادھن ضلع لاڑکانہ اور درس نظامی وعصری تعلیم اللہ آباد شریف کنڈیارو میں حاصل کی۔ ایم، اے، اسلامک اسٹڈیز میں آپ نے سندھ یونیورسٹی سے

پہلی (1st) پوزیشن حاصل کی۔ درس نظامی کی بالائی کتب کی تعلیم کے لئے المرکز القادریہ کراچی میں زیر تعلیم رہے۔ اس دوران آپ نے شیخ الحدیث علامہ سید منتخب الحق قادری، تاریخ کے مشہور استاد علامہ یحیٰی صدیقی، شیخ الادب مولانا سعید الرحمن اور دیگر اساتذہ کے پاس تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث ،فقہ، اصول فقہ، فلسفہ، منطق، علم الکلام، ادب عربی، تاریخ اور صرف ونحو کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے بین الاقوامی شہرت یافتہ مشہور ومعروف محقق اور نقاد محترم عبدالقدوس ہاشمی کے پاس تاریخ مذاہب عالم اور تقابل ادیان پر مکمل عبور حاصل کیا۔ آپ نے باطنی علوم کی منازل اپنے والدگرامی، اصلاح امت کا درد رکھنے والے مشہور ومعروف پیشوا حضرت اللہ بخش المعروف سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے پاس طے کیں۔ حضور سوہنا سائیں نے آپ کو تین مرتبہ خلافت سے نوازا۔ حضور سوہنا سائیں کی وفات کے بعد (جو کہ 1983ء میں ہوئی) قبلہ بجن سائیں کو آپ کا نائب وجانشین مقرر کیا گیا اور سوہنا سائیں کے تمام خلفاء نے آپ کے دست اقدس پر بیعت فرمائی۔

حضرت خواجہ محبوب بجن سائیں کا پیغام بہت سادہ اور تبلیغ وتعلیم بہت مسحور کن ہے کہ ہم سب اپنے اعمال کا اعادہ کر کے اپنی کوتاہیوں اور خامیوں پر نظر رکھیں۔ کسی دوسرے فرقے یا مذہب کو برا نہ کہیں، صرف اپنے کردار، ایمان اور دیگر انسانوں کی فلاح کو مدنظر رکھیں۔ اپنی ذات، اپنی طاقت اور اپنی حیثیت سے خلق خدا کو نقصان نہ پہنچائیں خاموشی سے اپنی صلاحیتوں کے ذریعے زیرزمین بہنے والے چشمے کی طرح دوسروں کو

سیراب کرتے رہیں۔ دین و دنیا کی بہتری کیلئے ہمیشہ ذکر قلبی کرتے ہوئے اللہ سے اپنا رابطہ قائم رکھیں۔ ﴿ذکر قلبی ایسا ذکر ہے جس سے دل کی اصلاح ہوتی ہے اور انسان ہر وقت دل میں اللہ تعالیٰ یعنی اپنے محبوب حقیقی کو یاد کرتا رہتا ہے، جب ایک مرتبہ یہ دل زندہ ہو جائے تو پھر کبھی نہیں مرتا اگرچہ انسان کی موت واقعہ ہو جائے تب بھی یہ دل دھڑکتا رہتا ہے۔ اس کا مشاہدہ کئی ڈاکٹروں نے بھی کیا ہے جو اس کے چشم دیدہ گواہ ہیں﴾۔

﴿اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا حاصل کریں۔

حضرت محبوب سجن سائیں دامت برکاتہم العالیہ کی تعلیمات محبت، اخوت، ہمدردی اور مساوات پر مشتمل ہیں اور منافقت و منافرت سے مبرا اور ان کی اپنی حلیمیت، متانت اور جاذب نظر شخصیت کی طرح پر سکون اور مسحور کن ہیں۔ جن سے انسان کے اندر تسلی و تشفی پیدا ہوتی ہے جو اسے پاک و شفاف بنانے میں معاونت کرتی ہے۔ آپ کی صحبت میں آنے سے کئی گناہ گار نیکوکار بن گئے ہیں، کئی بے نمازی نماز پابندی سے ادا کر رہے ہیں۔

بہر کیف آپ اس ولی کامل کی زیارت کر کے دیکھیں اور پھر اپنے دل سے اس شخصیت کے بارے میں پوچھیئے گا کہ وہ کیا کہتا ہے؟



﴿مراجع﴾

نام کتاب	مصنف / مؤلف / مترجم
القرآن الکریم	

﴿کتب التفاسیر﴾

نام کتاب	مصنف / مؤلف / مترجم
تفسیر کبیر	علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 606ھ﴾
تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 671ھ﴾
تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 774ھ﴾
روح البیان	حضرت علامہ اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1137ھ﴾
تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1225ھ﴾
تفسیر روح المعانی	شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الآلوسی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1270ھ﴾
جلالین کلاں	
تفسیر نعیمی	علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1368ھ﴾
تفسیر ضیاء القرآن	علامہ پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

﴿کتب احادیث﴾

نام کتاب	مصنف / مؤلف / مترجم
صحیح بخاری شریف	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 256ھ﴾
صحیح مسلم شریف	امام مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 261ھ﴾
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 275ھ﴾
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 273ھ﴾
ترمذی الجامع الصحیح	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 279ھ﴾
شمائل ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 279ھ﴾
مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 241ھ﴾

مصنف ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 235ھ﴾
مسند البزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 292ھ﴾
السنن الکبری للنسائی	امام ابوعبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 303ھ﴾
ابویعلی المسند	شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 307ھ﴾
مستخرج ابی عونہ	ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 316ھ﴾
الفوائد الشہیر	ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم البزاز رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 354ھ﴾
طبرانی المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 360ھ﴾
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 360ھ﴾
معجم ابن مقری	ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی المقری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 381ھ﴾
حاکم المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 405ھ﴾
ابونعیم حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 430ھ﴾
السنن الکبری للبیھقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 458ھ﴾
الآداب للبیھقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 458ھ﴾
بیھقی شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 458ھ﴾
دیلمی الفردوس	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 509ھ﴾
شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 516ھ﴾
الاحادیث المختارہ	امام ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد مقدسی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 643ھ﴾
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 656ھ﴾
صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاؤالدین علی بن بلبان فارسی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 739ھ
ھیثمی مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 807ھ﴾
عجلونی کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1162ھ﴾

﴿کتب فتاوی﴾

مجموعۃ الفتاوی	تقی الدین احمد ابن تیمیہ ﴿متوفی 728ھ﴾
فتاویٰ تاتارخانیہ	علامہ عالم بن العلاء الانصاری الدھلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 786ھ﴾
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 911ھ﴾
فتاوی حدیثیہ مصریہ	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 974ھ﴾
وجیز الصراط	علامہ احمد بن ابی سعید المعروف ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1130ھ﴾
حاشیہ طحطاوی	سید احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1231ھ﴾
فتاوی شامی	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1252ھ﴾
فتوی تنقیح حامدیہ	علامہ حامد بن علی بن عبدالرحمٰن آفندی عمادی حنفی مفتی دمشق وشام
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1340ھ﴾
فقہ علی مذاہب اربعہ	علامہ عبدالرحمٰن جزیری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1360ھ﴾
فتاوی امجدیہ	مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1368ھ﴾
فتاوی خیریہ	علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ
فتاوی قاسمیہ	حضرت قبلہ مفتی محمد قاسم مشوری رحمۃ اللہ علیہ
تنویر الفتاوی	حضرت علامہ مفتی منور حسین شاہ سواتی صاحب مدظلہ العالی
فتاوی رشیدیہ	مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب
امداد الفتاوی	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب
فتاوی دیوبند پاکستان المعروف بہ فتاوی فریدیہ	مولوی مفتی فرید صاحب

﴿کتب تصوف﴾

کشف المحجوب	شیخ ابوالحسن داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی تقریبا 470ھ﴾
منازل السائرین	ابی اسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الھروی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 481ھ﴾

احیاء العلوم — امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 505ھ﴾

کیمیائے سعادت — امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 505ھ﴾

فتوح الغیب — محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 561ھ﴾

عوارف المعارف — شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 632ھ﴾

بزم اولیاء — امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 768ھ﴾

مثنوی شریف — مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 672ھ﴾

مکتوبات — امام ربانی احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1034ھ﴾

اخبار الاخیار — شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1052ھ﴾

فقہ وتصوف — شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجم عبدالحکیم شرف قادری قدس سرہ

مکاتیب شریفہ — حضرت شاہ غلام علی دھلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1240ھ﴾

تنبیۃ المنکرین عن — حضرت علامہ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ آف مانکی شریف ﴿متوفی 1347ھ﴾

حقوق المرشدین — " " " " "

قطب الارشاد — حضرت عارف باللہ علامہ فقیر اللہ صاحب حنفی رحمۃ اللہ علیہ

الرسالۃ الغفاریہ — حضرت مولانا محمد صالح صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اولیاء ملتان — بشیر حسین ناظم، ایم۔اے

مہر منیر — سوانح حیات حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرتب: علامہ فیض احمد فیض

راہ ورسم منزل ہا — علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

وجد صوفیاء کا جواز — علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 2011ء﴾

تصوف وطریقت — علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب

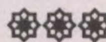
فضیلت الذاکرین — حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی

مرشد کامل کی ضرورت کیوں؟ — علامہ حافظ نذیر احمد سیفی صاحب

جلوہ گاہ دوست	حضرت علامہ پیر طریقت ورہبر شریعت خواجہ محمد طاہر بخشی عباسی نقشبندی
راہ حقیقت	علامہ حبیب الرحمن گبول طاہری صاحب
الفت جوآواز	حضرت علامہ پیر کرم اللہ المعروف دلبر سائیں
مخزن طریقت	علامہ مولانا محمد ظفر عباس محمدی سیفی صاحب
تحفۃ الاحباء	علامہ سید عبدالحق حنفی ترمذی سیفی صاحب
رہنماء سالکین	مولوی حاجی عبدالشکور صاحب
التکشف فی مہمات التصوف	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ﴿متوفی 1332ھ﴾
شریعت وطریقت	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب

﴿متفرقہ﴾

رشحات	شیخ فخر الدین علی بن حسین المشہو رواعظ کاشفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
حدیقۃ الندیہ	علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1141ھ﴾
مقامات مظہری	حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1240ھ﴾
انوار قدسیہ	حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرات القدس	مولانا بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
ولیوں کے حالات	عبدالرحمن شوق (امرتسری)
کلیات اقبال	ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1938ء﴾
گفتگو	واصف علی واصف صاحب
امداد المشتاق	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب
تبلیغی نصاب	علامہ زکریا صاحب
کمال الشیم	مترجم خلیل احمد سہارنپوری
تذکرۃ الرشید	مولوی عاشق الہی میرٹھی صاحب



INTRODUCTION

Hazrat Khowaja Muhammad Tahir Abbasi Bakhshi Naqshbandi alias Sajjan Sain May his shadow be extended belongs to a gentleman having wisdom,religion and mystic and imparting accurate lessons of Islamic teachings,great reformer of the age and a spiritual personality. He was born on 21st March 1963 at Larkana. He acquired the basic primary education at Dargah Faqirpur Sharif Radhan district Larkana and Islamic and the education of time at Allahabad Shareef,Kandyaro. He obtained his Master's degree in Islamic Studies from the University of Sindh and secured 1st position. He studied the upper Islamic subjects at Al Markaz ul Qadria Karachi. During this period he studied the commentary (Tafseer,and its principles,Hadith(Narration of saying of Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H) and its principles) jurisprudence and its facts,philosopy,logic,knowlage of conversation,Arabic literature, History and Sarf,Nahu (Grammar of Arabic)from a venerable narrator Hazrat Allama Molana Muntakhibul Haq Qadri,Allama Syed Yahya of renound teacher of History and Saeed-ur-Rehman,learned scholar of literature and other teachers Besides this,he studied the History of World Religions from reverend Abdul Quddus Hashmi a research scholar and a critic of international fame and became an authority on comparative religions. He passed the stage of intrinsic and spiritual knowledge from his father Hazrat Allah Bakhsh alias Sohna Sain (may Allah keeps on illuminating his resting place) His holiness Sohna Sain has favored him as his caliph thrice. After the death of Sohna Sain he has been nominated as his successor and every disciple and caliph took the oath of allegiance on his very sacred hand.

The message of Hazrat Khowaja Sajjan Sain is very simple and preaching and teaching is very fascinating that we should repeat our deeds and keep an eye on our deficiencies and imperfections. Never disgrace any sect or religion,always keep in view of your character, faith and the welfare of other human beings. Do not hurt the creatures of Allah from your personality,power and status. Bloom others like in under ground stream with your virtuous qualities. Always establish your cordial relation with Allah for the betterment of your religion and the life of world. This cordial relation is such a thing through which the instinct is reformed and a human always keep on remembering God. When this inner is alive it never expires. If a man dies even than the heart of such person beats (This has been physically observed by doctors in many cases).Always act on the traditions of Prophet Muhammad (Peace be upon Him).The teachings of worthy Sajjan Sain comprises of love,brotherhood,sympathy and equality and aloof from hypocrisy and hatred and his on gentleness depth of thought and attractive visionary personality is quite satisfied and fascinating. These developed a consolation and satisfaction in the inner of a man and this helps to make his cheste clean and transparent. Anyhow you are requested to pay a visit to this perfect learned saint and then ask your inner about this personality.